بے شک، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔
اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (کنزالایمان)

لاکھوں کروڑوں درود و سلام کی شرعی حیثیت

مع گنجینۂ درود

مُصنّف
مفتی محمد عارف حسین قادری مصباحی

سید محمد امام الدین حبیبی القادری

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب ۵۶)

(ترجمہ): بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس غیب بتانے والے [نبی] پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (کنز الایمان)

لاکھوں کروڑوں درود وسلام کی شرعی حیثیت

مع

گنجینۂ درود

﴿مصنف﴾

مفتی محمد عارف حسین قادری مصباحی

استاذ: جامعہ مخدومیہ سراج العلوم، جاج مئو، کان پور، یوپی

و

ڈائریکٹر: شعبۂ تحقیق وافتا

ناشر: مکتبہ سراج ملت

جامعہ مخدومیہ سراج العلوم، آستانہ عالیہ: حضرت قاضی سراج الدین (دادامیاں) جاج مئو، کان پور

باسمہ تعالیٰ وتقدس

کتاب کا نام : لاکھوں کروڑوں درود وسلام کی شرعی حیثیت مع گنجینۂ درود

مصنف : مفتی محمد عارف حسین قادری مصباحی، صدر شعبۂ افتا، جامعہ مخدومیہ، سراج العلوم

تصحیح : محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ۔ صدر المدرسین وصدر شعبۂ افتا و شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

کمپوزنگ : مصنف کتاب

پروف ریڈنگ: مولانا ڈاکٹر خواجہ محمد مشتاق احمد نظامی، پرنسپل جامعہ مخدومیہ، سراج العلوم

اشاعت اول: ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت : -/60 روپے

ناشر : مکتبہ سراج ملت، جامعہ مخدومیہ سراج العلوم، جاج مئو، کان پور

Author:

Allama Mufti Mohammad Arif Husain Quadri Misbahi

ملنے کے پتے:

(۱) مکتبہ: سراج ملت، جامعہ مخدومیہ سراج العلوم، دادامیاں، جاج مئو (۲) مکتبہ برہان ملت، مبارک پور (۳) المجمع الاسلامی، مبارک پور (۴): مکتبۂ نور: نوراللہ روڈ، الہ آباد، (۵) کمال بک ڈپو، گھوسی، مئو (۶): فیاض بک سیلر، نئی سڑک، کان پور، (۷): مخدومیہ بک ڈپو، درگاہ شریف، جاج مئو (۸): جامعۃ الزہرا للبنات، ناظر پور، راسا کھوا بازار، اتر دیناج پور، بنگال

﴿ لاکھوں سلام ﴾

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود	گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہریار ارم تاج دار حرم	نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
نقطۂ سر وحدت پہ یکتا درود	مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام
سرِ غیب ہدایت پہ غیبی درود	عطر جیب نہایت پہ لاکھوں سلام
مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود	مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود	غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود	اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود	یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام
مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود	برج ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام
فضل پیدائشی پر ہمیشہ درود	کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود	اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام ونسبت پہ نامی درود	ان کے ہر وقت وحالت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقیں سید المتقیں	چشم وگوش وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر	اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
در منثور قرآں کی سلک بہی	زوج دونور عفت پہ لاکھوں سلام
اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا	باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ	جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا	راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہ گل گوں قبا	بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
شافعی، مالکؒ، احمد، امام حنیف	چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملان طریقت پہ کامل درود	حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور	بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا	مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کروڑوں درود
از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
غایت و علت سبب بہر جہاں تم ہو سب تم سے بنا تم بنا تم پہ کروڑوں درود
تم سے کھلا بابِ جود، تم سے ہے سب کا وجود تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود
بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوتے ہیں عزیز ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود
تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود
آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط المدد اے رہنما! تم پہ کروڑوں درود
سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑں درود
گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود
خَلق تمہاری جمیل خُلق تمہاری جلیل خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رُسل کے امام نوشۂ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود
خَلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم، ہو تم تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
نافع ودافع ہو تم شافع و رافع ہو تم تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود
شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کی کردو دوا تم پہ کروڑوں درود
برسے کرم کی بھرن پھولیں نِعَم کی چمن ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود
اک طرف اعدائے دیں یک طرف حاسدیں بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود
گندے نکمے کمین مہنگے ہیں کوڑی کے تین کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود
کر کے تمہارے گناہ مانگے تمہاری پناہ تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین رمشمولات	نمبر شمار
8	شرف انتساب	1
9	حدیث دل	2
11	تقاریظ	3
15	درود شریف کے فضائل ومحامد	4
15	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی سنت مبارکہ ہے	5
15	روزانہ ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے مزار انور کے پاس حاضر ہو کر درود پڑھتے ہیں	6
16	جو ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اس پر دس بار اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں	7
16	درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔	8
17	ایک بار درود پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔	9
17	ایک بار درود پڑھنے سے دس گناہ مٹتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔	10
17	ایک بار درود پڑھنے پر ستر رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور فرشتے ستر بار استغفار کرتے ہیں۔	11
18	درود شریف دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔	12
18	ایک بار سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس سلام بھیجتا ہے۔	13
19	صبح وشام دس دس بار درود شریف پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔	14
19	سو بار درود پڑھنے سے پیشانی پر "نفاق اور جہنم سے آزاد" لکھ دیا جاتا ہے۔	15
19	جب تک کتاب پڑھی جائے گی، درود لکھنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔	16
20	درود شریف کی برکت سے بگڑی ہوئی صورت مثل قمر ہوگئی۔	17

شرف انتساب

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

چمنستان حب خدا و گلستان عشق رسول کے گل سر سبد، اہل اسلام کے قلوب واذہان میں عشق رسول کی قندیلیں روشن کرنے والے محب صادق، پروانۂ شمع رسالت، فخر عرب و عجم، مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت الشاہ امام **احمد رضا** قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ .

و

جلالۃ العلم، ابوالفیض، حافظ ملت، حضرت علامہ شاہ **عبد العزیز** محدث مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، بانی: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔

اور امت مرحومہ مغفورہ کے ان تمام عشاق و محبین کے نام جو شب و روز مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ثنا گستری میں نغمہ سرا اور زمزمہ سنج رہے۔ اور جن کی مساعئ جمیلہ کی بدولت اہل سنت و جماعت کے قلب و جگر میں عشق رسالت کے دیے جلتے رہے۔

نیز

ان نفوس قدسیہ کے طفیل والد گرامی مرحوم و مغفور ڈاکٹر **محمد ابو الکلام** قادری کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے جن کی دل آویز، فکر انگیز اور نصیحت آمیز گفتگو سے کثیر عوام اہل سنت کے قلب و جگر حب خدا اور عشق رسول کے انوار و تجلیات سے جگمگاتے رہے۔

خاک پائے رضا

محمد عارف حسین قادری مصباحی

مقام: تال چھوا، ڈاکخانہ: کونیہ بھیٹہ، گوال پوکھر، اتر دیناج پور، بنگال

۱۴؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ/ مطابق ۴؍اکتوبر ۲۰۱۷ء

حدیث دل

مبسملاً وحامداً ومصلیاً ومسلماً اما بعد

آج سے تقریباً ۱۴ رسال پہلے جب یہ فقیر جامعہ حفیظیہ سراج العلوم میں درجۂ ثالثہ کا طالب علم تھا، اس وقت مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور زمانہ سلام ’’مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام‘‘ سے متعلق کچھ معمولی سوالات اس بے مایہ وبے بضاعت کے ذہن ودماغ میں ابھر آئے تھے، سوالات یہ تھے:

(۱) یکبارگی لاکھوں درودوسلام بارگاہ خیر الانام میں بھیجنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۲) کیا پڑھنے والے کی طرف سے اس تعداد کے مطابق درودوسلام حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچائے جاتے ہیں؟

(۳) کیا پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں اس گنتی کے مطابق ثواب بھی درج کیے جاتے ہیں؟

ان سوالات کے حل کے لیے کچھ کتابوں کی طرف مراجعت کی تو ابتداءً مایوسی ہاتھ آئی اور دل افسردہ کی پژمردگی میں اضافہ ہوگیا، پھر اس ذہنی بے کلی اور قلبی اضطراب کی تسکین کے لیے استاذ گرامی وقار فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار علی رشیدی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کی ذات ستودہ صفات کی طرف مراجعت کی، کچھ نقلی اور عقلی دلائل کی روشنی میں حضرت نے قلب مضمحل کو طمانیت وسکون کی دولت بے بہا عطا فرمائی، مگر اس عنوان سے متعلق مزید معلومات سے آشنائی حاصل کرنے اور کچھ لکھنے کی کسک دل میں باقی رہی۔ ایک سال کے بعد جب از ہر ہند، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی پاکیزہ فضا میں رہ کر علمی تشنگی بجھانے کا زریں موقعہ ملا تو کثرت کار اور ہجوم افکار کی وجہ سے یہ خیال حاشیۂ خیال سے بھی محو ہوگیا، اور بعدہٗ تدریس کے ابتدائی چھ سال تک یہ تعطل برقرار رہا۔ اِس سال تعطیل کلاں کے بعد جب جامعہ مخدومیہ سراج العلوم پہنچا تو فضل الٰہی سے یکا یک برسوں پرانا خیال عود کر آیا، پھر کچھ ایام کے بعد اس عنوان پر کچھ رقم کرنا شروع کیا، بحمدہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان تمام مشائخ واکابر کا ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے اس بے مایہ کی اس حقیر کاوش پر نظر ثانی فرمائی اور اپنے بیش قیمت تاثرات اور پاکیزہ کلمات سے رسالہ کو پایۂ اعتبار عطا کیا۔ استاذ گرامی وقار محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ صدر المدرسین وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور کو اللہ تبارک وتعالیٰ عمر خضر عطا فرمائے اور اہل سنت وجماعت پر ان کا سایۂ عاطفت دراز کرے جنہوں نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس فقیر کی طرف رحمت ورأفت سے بھری نگاہ اٹھائی اور کتاب کی تصحیح فرما کر اپنے مبارک ومسعود کلمات سے کتاب کو سند اعتبار عطا فرمایا۔ ادیب شہیر حضرت علامہ افتخار احمد قادری مصباحی صاحب قبلہ ادام اللہ ظلہ علینا شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقا اور خانقاہ سجانیہ فخریہ کے چشم وچراغ پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد اکمل میاں اشرفی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کا بھی صمیم قلب سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے کلمات خیر وبرکت سے رسالہ کو جمال ورعنائی کی دولت بے بہا عطا فرمائی۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقعہ پر محب مکرم حضرت علامہ ڈاکٹر خواجہ مشتاق احمد نظامی صاحب صدر المدرسین جامعہ مخدومیہ سراج العلوم کو فراموش کر دیا جائے، جنہوں نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود کتاب کی تزئین وتحسین میں اپنا قیمتی وقت عطا کیا اور افادۂ عام کے لیے کتاب کا ہندی زبان میں ترجمہ بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے۔

برادر کبیر حضرت علامہ محمد شارب ضیا مصباحی ادام اللہ ظلہ علینا کو اللہ تعالیٰ عمر خضر عطا فرمائے جن کی بے لوث محنت، کامل نگرانی اور عمدہ تربیت کی وجہ سے یہ حقیر اس لائق ہوا۔

برادر صغیر حضرت علامہ مفتی غلام محمد ہاشمی مصباحی صاحب، محب مکرم حضرت مولانا محمد اسلم رضا قادری صاحب، حضرت حافظ وقاری محمد سعید الرحمن صاحب اور حضرت مولانا جان محمد نوری صاحب اور ان تمام معزز حضرات کے لیے صمیم قلب سے دعا گو ہوں جن کے خصوصی تعاون سے کتاب کی اشاعت کا کام انجام پایا۔

خاک پائے رضا

محمد عارف حسین قادری مصباحی

خادم جامعہ مخدومیہ سراج العلوم

کلمات خیر

محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین
رضوی مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتھم القدسیہ
صدر المدرسین وصدر شعبۂ افتاو شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔حامداًومصلّیاًومسلّماً

ایک عاشق رسول۔ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** ۔کا مشہور زمانہ ''سلام'' ہے:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم، تاجدار حرم — نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

یہ درود بھی زبان زدِ خاص وعام ہے:

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود — طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود
دل کرو! ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا — سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

یہ درود وسلام کثیر اشعار پر مشتمل ہیں ان پر کہیں کہیں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایک بار درود یا سلام بھیجنے سے ایک ہی بار درود یا سلام پہنچے گا نہ کہ لاکھوں اور کروروں درود وسلام، تو لاکھوں سلام اور کروروں درود کہنے سے کیا فائدہ؟

ایک دو حدیثوں کی روشنی میں اس بے مایہ نے زبانی جواب دیا تھا، جس کا فائدہ پوچھنے والوں تک محدود تھا۔ غالباً میرا مصدّقہ ایک تحریری فتویٰ بھی ہے مگر ضرورت تھی کہ اس کا جواب دلائل کے ساتھ تحریر کر کے افادۂ عام کے لیے شائع کر دیا جائے۔ یہ کام محبّ مکرم حضرت مولانا محمد عارف حسین مصباحی صاحب **سلّمہ ربّہ** نے انجام دیا، مولانا موصوف نے کثیر احادیث کریمہ، تفسیری عبارات اور مذاہب اربعہ کی فقہی تصریحات سے ثبوت فراہم

کر کے روز روشن کی طرح یہ عیاں کر دیا ہے کہ ایک ساتھ لاکھوں، کروروں درود وسلام بھیجنا احادیث سے بھی ثابت ہے اور علماے امت کے ارشادات اور تعامل سے بھی، مولانا نے یہ کام بڑی جد و جہد سے کیا ہے، اس کے لیے وہ ہم اہل سنت کی طرف سے ہدیۂ تشکر و تبریک کے حقدار ہیں، خدائے پاک انہیں اس کے صلے میں دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔

مولانا کا اصلی مقصود تو اسی اعتراض کا تحقیقی جواب تھا مگر جب اس موضوع پر قلم اٹھا یا تو مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے درود وسلام کے چالیس سے زیادہ اہم اور مفید عنوانات پر بھی دل آویز گفتگو فرمائی، اس طرح یہ کتاب اپنے موضوع کے کثیر گوشوں کا احاطہ کرتی ہے۔

مولانا موصوف جامعہ اشرفیہ کے باصلاحیت فارغ التحصیل اور فرض شناس عالم دین ہیں، تحقیق و جستجو کا ذوق اچھا ہے، بہترین مدرس ہیں، خدائے پاک نے علمی صلاحیت سے نوازا ہے، مستقبل میں ان سے بہت کچھ تحقیقات کی توقع ہے۔ خدائے کریم ان سے دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمات لے، بہتر تحقیقات کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی یہ کاوش قبول فرمائے اور اس کا نفع عام کرے، **آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وسلم۔**

محمد نظام الدین الرضوی
صدر المدرسین وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۱۲؍رجب ۱۴۳۹ھ/۳۱؍مارچ ۲۰۱۸ء

تقریظ جلیل

ادیب شہیر حضرت علامہ **افتخار احمد قادری** مصباحی **دام ظلہ العالی**
شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقا و سابق شیخ الادب جامعہ اشرفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ عز و جل نے محب مکرم حضرت علامہ محمد عارف حسین قادری مصباحی کو

توفیق ارزانی فرمائی کہ انہوں نے فضائل درود وسلام پر ایک وقیع اور پر مغز تالیف مکمل کی۔ تاجدار کائنات وفخر موجودات پر درود وسلام پیش کرنا ایک ایسا عمل ہے جس میں خود خالق کائنات بھی اپنی تمام خلائق کے ساتھ شریک ہے، اگرچہ رب ذوالجلال کے درود نازل کرنے کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی رحمت کاملہ کے ساتھ متوجہ ہو کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات میں مسلسل اضافہ فرما رہا ہے، **وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى** " ہمارے اس دعویٰ کی بہترین دلیل ہے۔

ملائکہ میں ملائکۂ ارضی وسماوی، صاحب سدرہ، حضرت میکائل، حضرت اسرافیل و غیرہ سب شامل ہیں بعد سدرہ کے ملائکۂ حجابات بھی درود وسلام پیش کرنے کی سعادت سے مشرف ہوتے ہیں۔ **اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا** "اسی درود وسلام کی عظمت ورفعت کو واشگاف کرنے کے لیے اسلاف کرام کی لاتعداد تصنیفات معرض وجود میں آئیں مثلاً ''القول البدیع،، از: امام سخاوی ''سعادۃ الدارین،، از: علامہ نبہانی وغیرہ۔

انہیں اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محب مکرم حضرت علامہ محمد عارف حسین مصباحی نے اس موضوع پر ایک عظیم نگارش پیش کی، کچھ نادانوں نے لاکھوں و کروڑوں درود وسلام کے صیغہ پر بیجا اعتراض کرنے کی جسارت کی تو اس کے جواب میں علامہ مصباحی نے بہت زوردار دلائل وبراہین سے ان کا قلع قمع کرڈالا اوران کے اعتراض کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی، مصنف اپنی اس کامیابی پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ یقیناً مصنف نے وقت کی ایک اہم ضرورت پوری کی ہے، اللہ عزوجل اپنے حبیب گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام محبوبان بارگاہ کے توسل سے مصنف کی اس عظیم پیشکش کو شرف قبولیت سے بہرور فرمائے۔ اوران کی اس کتاب کو عوام وخواص وعلما میں مقبول عام وتام فرمائے، اورمزید اپنے دین کی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے۔ **و انه علی ذلک لقدیر و بالاجابة جدیر بجاه حبیبه صلی الله تعالیٰ علیه و آله وصحبه اجمعین۔**

افتخار احمد قادری

خادم تدریس الحدیث دار العلوم قادریہ غریب نواز

لیڈی اسمتھ ، ساؤتھ افریقا

۱۰ ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ/۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ء

دعائیہ کلمات

پیر طریقت حضرت علامہ **سید محمد اکمل** میاں صاحب قبلہ اشرفی

دامت برکاتہم القدسیہ۔خانقاہ عالیہ سبحانیہ فخریہ چشتیہ، ٹانڈہ، امبیڈکر نگر یوپی

زیر نظر کتاب مستطاب '' لاکھوں کروڑوں درود وسلام کی شرعی حیثیت '' جو ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مفتی محمد عارف حسین قادری مصباحی زید مجدہ صدر شعبۂ افتا الجامعۃ المحمدیہ سراج العلوم ، جاج مئو کان پور کی تصنیف لطیف ہے۔ فاضل گرامی جماعت اہل سنت کے ایک مؤقر عالم دین ہیں جو بیک وقت تحریر وتقریر اور تدریس وافتا کے شہسوار ہیں، موصوف نے بڑی محنت شاقہ وعرق ریزی سے عقائد اہل سنت کی بے باک ترجمانی کی ہے،ان کی تحریر ان کی بالغ نظری اور وسعت علمی کی واضح دلیل ہے۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور درود اور معروف سلام پر معاندین کا جو بے جا اعتراض ہے مصنف نے بے شمار دلائل و براہین سے اس کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔سواد اعظم کے لیے یہ کتاب بے حد مفید و راہ نما ہے،اس کتاب کا مطالعہ پراگندہ خیالی اور بے راہ روی سے نکلنے کا ذریعہ بن جائے ، یہی فقیر کی دعا ہے،علامہ موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور زور قلم میں مزید اضافہ فرمائے۔**آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین۔**

فقیر سبحانی گدائے جیلانی

سید محمد اکمل اشرفی سبحانی قادری

خانقاہ عالیہ سبحانیہ فخریہ چشتیہ، ٹانڈہ امبیڈکر نگر، یوپی

مبسملاً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

﴿درود شریف کے فضائل ومحامد﴾

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا اللہ تعالیٰ اور اس کے معصوم بندے فرشتگان عظام کی سنت مبارکہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تمام امت مرحومہ مغفورہ کو اس مبارک ومسعود فعل کو انجام دینے کا حکم بھی دیا ہے اور یہ نوید جانفزا بھی سنایا ہے کہ درود وسلام کے پاکیزہ کلمات قیامت تک محبانِ رسول کے ورد زباں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا** " ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس غیب بتانے والے [نبی] پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ [قرآن حکیم، الاحزاب، آیت: ۵۶]

ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے روزانہ بارگاہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: **عن نبيه بن وهب ان كعبا دخل على عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فذكروا رسول ﷺ، فقال كعب: ما من فجر يطلع الانزل سبعون الفا من الملائكة حتى يحفو بالقبر و يضربون باجنحتهم و يصلون على النبى ﷺ، سبعون الفا بالليل و سبعون الفا بالنهار حتى اذا انشقت عنه الارض خرج فى سبعين الفا من الملائكة** " ترجمہ: حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ہونے لگا، حضرت کعب نے کہا: روزانہ طلوع فجر کے وقت ستر ہزار فرشتے آسمان سے زمین پر اترتے ہیں اور مزار اقدس کو اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور اسی طرح رات میں بھی ستر ہزار فرشتے تشریف لاتے ہیں اور جب قیامت آجائے گی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کی جھرمٹ میں مزار انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ [تفسیر ابن کثیر، ج:

۶، ص:۹۰۷۴، مکتبہ شاملہ]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام — یوں بندگیٔ زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے — رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

کثیر احادیث کریمہ اور آثار ماثورہ میں درود وسلام کی فضیلتیں بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ بیان کی گئیں ہیں، ایسے نیک بخت لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی کثیر رحمتیں اور وافر برکتیں نازل ہوتی ہیں، فرشتگان عظام، خصوصا طائر سدرہ حضرت سیدنا جبرئیل امین ایسوں کے لیے دعائے خیر و برکت کرتے ہیں، انہیں رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہو جاتا ہے، اور ان کی روحانیت سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، ذیل میں کچھ حدیثیں نقل کی جارہی ہیں، اگر عشق و عرفان کے ساتھ ان کا مطالعہ کیا جائے تو رحمت پروردگار سے امید واثق ہے کہ غفلت کے پردے تار تار ہو جائیں گے، ہر سو درود وسلام کے دلکش و دلربا نظارے ملیں گے اور سنگ دلوں کے دل بھی پسیجتے ہوئے نظر آئیں گے۔ تو لیجئے حب خدا اور عشق رسول میں سرشار ہو کر آپ بھی ان احادیث کو پڑھیے اور اپنے قلب و جگر کو ارشادات مصطفیٰ، فرامین صحابہ اور اقوال ائمہ کے انوار و تجلیات سے منور کیجئے۔

﴿جو ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اس پر دس بار اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں﴾

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال : من صلى علىّ صلاة صلى الله عليه عشرا" ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا،، [صحیح مسلم، ج:۱، ص:۱۷۵، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد/ جامع ترمذی، ج:۱، ص:۶۴، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ/ مسند احمد بن حنبل، ج:۲، ص:۲۶۸/ حلیۃ الاولیاء، ج:۱، ص:۱۸۰/ کنز العمال للمتقی، ج:۱، ص:۴۹۲، حدیث:۲۱۶۶/ اتحاف السادۃ للزبیدی، ج:۳، ص:۲۹۸/ المستدرک، ج:۱، ص:۵۵۰]

﴿درود شریف پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ کے زیادہ قریب ہوگا﴾

"**عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله ﷺ قال**

:اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علیّ صلاۃ " ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بروز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ انسان ہوگا، جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتا ہے۔[جامع ترمذی، ج:۱،ص:۶۴، کتاب الصلاۃ، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ/المعجم الکبیر۔ج:۱۰،ص:۲۲/جمع الجوامع للسیوطی، حدیث:۶۳۳۹/الترغیب والترھیب، ج:۲،ص:۵۰۰/المصنف لابن ابی شیبۃ ج:۱۱،ص:۱۱۳]

﴿ایک بار درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں﴾

جامع ترمذی میں ہے: روی عن النبی ﷺ انه قال: من صلی علیّ صلاۃ صلی الله علیه عشرا و کتب له عشر حسنات " ترجمہ: حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان برکت نشان ہے: جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔[جامع ترمذی، ج:۱،ص:۶۴، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ]

﴿ایک بار درود شریف پڑھنے سے دس گناہ مٹتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں﴾

عن انس قال: قال رسول الله ﷺ: من صلی علیّ صلاۃ واحدۃ صلی الله تعالیٰ علیه عشر صلوات ،وحطت عنه عشر خطیات و رفعت له عشر درجات " ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے، اس کے نامۂ اعمال سے دس گناہ مٹا دئے جاتے ہیں، اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔[سنن نسائی، ج:۱،ص:۱۴۵، کتاب الصلاۃ، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم/السنن الکبریٰ، ج:۱،ص:۳۸۵، حدیث:۱۲۲۰/شعب الایمان، ج:۲،ص:۲۱۰/ الادب المفرد، ج:۱، ص:۲۲۴، الاذکار، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، حدیث:۶۴۳، مکتبہ شاملہ/مشکاۃ المصابیح ص:۸۶، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ]

﴿جو ایک بار درود شریف پڑھتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اس کے لیے ستر بار استغفار کرتے ہیں﴾

عن عبد الله بن عمر قال: من صلی علی النبی ﷺ واحدۃ

صلی الله علیه و ملائکته سبعین صلاة " ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے ،اس پر اللہ تعالیٰ کی ستر رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور فرشتگان عظام اس کے لیے ستر بار استغفار کرتے ہیں ۔[مسند احمد بن حنبل، ج:۲،ص:۱۷۲،حدیث:۶۶۰۵/ الترغیب والترھیب، ج:۲،ص:۳۲۵،حدیث: ۲۵۶۶/مشکاۃ المصابیح،ص:۸۷،کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ]

درود شریف دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے

عن عمر بن الخطاب قال : ان الدعاء موقوف بين السماء والارض لا يصعد منه شئ حتى تصلى على نبيك ﷺ " ترجمہ: امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش نہیں کی جاتی ہے۔[جامع ترمذی، ج:۱،ص:۶۴، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک بار سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس سلام بھیجتا ہے

عن ابی طلحة: ان رسول الله ﷺ جاء ذات يوم والبشر فى وجهه فقالوا: يا رسول الله ! انا لنرى السرور فى وجهك فقال: انه جاءنى جبرئيل فقال : ان ربك يقول: اما يرضيك يا محمد ! ان لا يصلى احد من امتك الا صليت عليه عشرا و لا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا " ترجمہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، رخ انور پر مسرت وشادمانی کے آثار نمایاں تھے، صحابۂ کرام نے کہا: **یا رسول اللہ** ! آج تو چہرۂ انور پر آثار مسرت نظر آرہے ہیں؟ فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: کہ کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجے گا۔[مصنف عبدالرزاق، ج:۲،ص:۲۱۴، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، حدیث:۳۱۱۳، مشکاۃ المصابیح،ص:۸۶]

﴿جو صبح وشام دس دس بار درود شریف پڑھے اسے حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی﴾

عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ:
من صلی علیّ حین یصبح عشرا و حین یمسی عشرا ادرکته شفاعتی یوم القیامة "ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس بار درود شریف پڑھے گا، اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی" [الترغیب والترہیب، ج:۱، ص:۲۶۱، حدیث:۹۸۷/ مجمع الزوائد، ج:۱۰، ص:۱۲۰]

﴿جو سو بار درود شریف پڑھے اس کی پیشانی پر "نفاق اور جہنم سے آزاد" لکھ دیا جاتا ہے﴾

"**عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من صلی علیّ واحدة صلی الله علیه عشرا و من صلی علیّ عشرا صلی الله علیه مائة و من صلی علیّ مائة کتب الله بین عینیه برأة من النفاق و برأة من النار و اسکنه الله یوم القیامة مع الشهدا**"
ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، اور جو مجھ پر دس بار درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر سو بار درود شریف پڑھے گا اس کی پیشانی پر اللہ تعالیٰ یہ لکھ دے گا کہ یہ "نفاق اور جہنم سے آزاد" ہے، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[المعجم الاوسط، ج:۵، ص:۱۸۸، حدیث:۷۲۳۵/ المعجم الصغیر، ج:۲، ص:۱۲۶، حدیث:۸۹۹/ الترغیب و الترہیب، ج:۲، ص:۳۲۳، حدیث:۲۵۶۰/ مجمع الزوائد، ج:۱۰، ص:۱۲۰]

﴿جب تک کتاب پڑھی جائے گی درود شریف لکھنے والے کو اس کا ثواب ملتا رہے گا﴾

خطیب بغدادی نے نقل فرمایا: **قال رسول الله ﷺ: من کتب عنّی علما و کتب معه صلاة علیّ، لم یزل فی اجر ما قری ذالک الکتاب** "ترجمہ: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان برکت نشان ہے: جو شخص میرے حوالے سے کوئی علم کی بات لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے، تو جب تک کتاب پڑھی جائے گی، لکھنے

والے کو ثواب ملتا رہے گا۔ [الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، ج:۲، ص:۱۰۳، حدیث:۵۶۲، مکتبہ شاملہ]

﴿درود شریف کی برکت سے بگڑی ہوئی صورت مثل قمر ہوگئی﴾

حضرت شیخ ابو حفص سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: کہ میں نے حرم شریف میں ایک ایسے شخص کو دیکھا، جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہ کثرت درود شریف پڑھ رہا تھا، مسجد حرام ہو یا کعبہ معظمہ، وادئ عرفہ ہو یا مقام منیٰ، رمی جمار کا مرحلہ ہو یا بوسۂ حجر اسود کا موقعہ، ہمہ وقت، ہر جگہ درود ان کی وردِ زبان ہے، میں نے عرض کیا: ہر جگہ کی الگ الگ دعائیں ہیں، مختلف اوراد و وظائف ہیں، اور آپ ہر جگہ درود شریف ہی پڑھ رہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں خراسان سے حج بیت اللہ کے قصد سے اپنے والد گرامی کے ساتھ نکلا، جب ہم لوگ کوفہ پہونچے، تو میرے والد علیل ہو گیے، رفتہ رفتہ بیماری میں شدت آگئی، اور وہیں ان کی وفات ہوگئی، چہرے پر کپڑا اڈال کر میں تھوڑی دور چلا گیا، واپس ہو کر کپڑا اہٹایا تو دیکھا کہ صورت مسخ ہو کر گدھے کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہے، بہت رنج وملال لاحق ہوا، قلب بیکراں میں اس چیز کی فکر ہونے لگی کہ میں لوگوں کو یہ چہرہ کیسے دکھاؤں گا؟ پھر اچانک مجھے نیند نے گھیر لیا، خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے والد کے پاس آئے، چہرے سے کپڑا اہٹایا اور دیکھ کر کپڑا اڈال دیا، پھر اس شخص نے مجھ سے پوچھا، تم اتنے غمزدہ، افسردہ کیوں ہو؟ عرض کیا: میں کیوں غمزدہ نہ ہوں، میرے والد کی شکل بگڑ گئی ہے، انہوں نے کہا: تمہیں خوش خبری ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے اس مصیبت کو دور کر دیا ہے، میں نے چہرہ سے کپڑا اہٹایا تو دیکھا کہ چہرہ چاند کی طرح دمک رہا ہے، اس نیک بخت آدمی سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ آپ کی آمد ہمارے لیے بڑی برکتوں اور سعادتوں کا باعث ہے، فرمایا: **انا المصطفیٰ** ''میں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں، جب میں نے یہ سنا تو بے انتہا فرحت ومسرت ہوئی، پھر حضور کی چادر اطہر کا ایک کنارہ پکڑ کر عرض کیا: **بحق اللہ یا سیدی یا رسول اللہ ! الا اخبرتنی بالقصۃ** ''میرے آقا، میرے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کہ واقعہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا، اور سود خوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ موت کے

بعد اس کی شکل گدھے کی مانند کر دی جائے گی، دنیا میں یا آخرت میں، لیکن تمہارے والد کا طریقہ یہ تھا کہ ہر رات سونے سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھتا تھا، جب تیرے باپ پر یہ مصیبت آئی، تو وہ فرشتہ جو میرے امتیوں کے اعمال مجھ تک پہونچانے پر مامور ہے، مجھے تیرے باپ کی حالت کی خبر دی، میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی تو اس کے حق میں اللہ نے شفاعت قبول فرمائی۔ [یہ سب خواب کی باتیں تھیں]

پھر میری آنکھ کھل گئی، والد کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو دیکھا واقعی چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد وشکر ادا کیا، تجہیز وتکفین کی تیاری کرنے لگا اور بعد دفن ان کی قبر کے پاس تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا، مجھ پر نیند اور بیداری کی کیفیت طاری تھی، ایک ہاتف نے مجھے یہ آواز دی، تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے والد پر یہ عنایت کیوں ہوئی اور کس طرح ہوئی؟ عرض کیا: مجھے معلوم نہیں، ہاتف نے کہا: یہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا اجر ہے۔

میں نے اس وقت یہ قسم کھائی کہ جہاں بھی رہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہوں گا [اسی لیے میں، منیٰ، مزدلفہ ہر جگہ درود شریف ہی پڑھتا ہوں] [القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص: ۲۳۷]

﴿درود شریف نہ پڑھنے والوں سے متعلق وعیدیں﴾

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر جو شخص درود وسلام نہیں بھیجتا ہے، اسے کثیر احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام میں بخیل، ظالم، بد بخت، نامراد کہا گیا ہے، ایسے شخص کے لیے طائر سدرہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے ہلاکت کی دعا کی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین فرمائی ہے، کچھ حدیثیں ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں، خوف خدا اور شرم نبی اپنے قلب وجگر میں بسا کر چشم گریاں سے انہیں بار بار پڑھیں، اپنی فانی زندگی پر دائمی وسرمدی حیات کو ترجیح دیں، نادم وپشیماں ہو کر ماقبل کی سستی اور تساہلی سے رجوع کریں اور آئندہ درود وسلام کے انوار وتجلیات سے اپنے قلب وجگر کی ویران زمین کو منور اور سرسبز وشاداب کرنے کا عزم مصمم کرلیں۔

﴿درود شریف نہ پڑھنے والا بخیل ہے﴾

عن حسین بن علی بن ابی طالب قال: قال رسول اللہ ﷺ: البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصلی علیّ "ترجمہ: حضرت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے سامنے مجھ پر درود پڑھا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص بخیل ہے۔ [جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۹۳، ابواب الدعوات]

﴿درود شریف نہ پڑھنے والا جنت کا راستہ بھول جائے گا﴾

عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ ﷺ: من نسی الصلاۃ علیّ خطئی طریق الجنۃ "ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول جائے وہ جنت کے راستہ سے بھٹک جائے گا"، [سنن ابن ماجہ، ج:۱، ص:۶۵، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ]

﴿درود شریف نہ پڑھنے والا ظالم ہے﴾

عن محمد بن علی قال: قال رسول اللہ ﷺ: من الجفاء أن اذکر عند الرجل فلا یصلی علیّ "ترجمہ: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ ظالم ہے"، [مصنف عبدالرزاق، ج:۲، ص:۲۱۷، الصلاۃ علی النبی ﷺ، حدیث:۳۱۲۱]

﴿جس محفل میں درود نہ پڑھا جائے وہ مردار کی بدبو سے بھی خراب ہے﴾

عن جابر ان رسول اللہ ﷺ قال: ما جلس قوم مجلسا فتفرقوا عن غیر صلاۃ علی النبی ﷺ الا تفرقوا علی انتن من ریح الجیفۃ "

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر مجلس سے اٹھ جائیں تو وہ محفل ان کے لیے مردار کی بدبو سے بھی زیادہ خراب ہے" [عمل الیوم و اللیلۃ للنسائی، ج:۱، ص:۱۶۴، حدیث:۵۸]

﴿درود شریف نہ پڑھنے والا بدبخت ہے﴾

عن جابر قال: قال رسول الله ﷺ :من ذكرت عنده فلم يصلى على فقد شقى ،، ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ بدبخت ہے۔

[عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی، ج:۲، ص:۲۲۵، حدیث:۳۸۰، مکتبہ شاملہ]

﴿جس مجلس میں لوگ درود شریف نہ پڑھیں وہ قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی﴾

عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال : ما قعد قوم مقعدا لا يذكرون الله فيه و يصلون على النبى ﷺ الا كان عليهم وترة ،ان شاء عذبهم الله و ان شاء غفر لهم ،، ترجمہ: : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے وبال کے سوا کچھ نہ ہوگی، چاہے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔[جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۷۳، ابواب الدعوات، رصحیح ابن حبان، ج:۲، ص:۳۵۲، حدیث:۵۹۱/الترغیب و الترھیب، ج:۲، ص:۲۹۳، حدیث:۲۳۳۱/سورو الظمآن للہیثمی، ج:۱، ص:۵۷۷، حدیث:۲۳۲۲، رمجمع الزوائد، ج:۱۰، ص:۲۹]

﴿درود شریف نہ پڑھنے والوں کے لیے حضرت جبرئیل نے ہلاکت کی دعا کی ہے﴾

عن جابر بن عبد الله ان النبى ﷺ رقى المنبر ،فلما رقى الدرجة الأولىٰ ،قال : آمين ،ثم رقى الثانية فقال : آمين ،ثم رقى الثالثة فقال : آمين ،فقالوا: يا رسول الله ! سمعناك تقول: آمين ثلاث مرات ،قال لما رقيت الدرجة الاولىٰ جاء نى جبرئيل ﷺ فقال :شقى عبد ادرك رمضان فانسلخ منه و لم يغفر له، فقلت: آمين ،ثم قال: شقىٰ عبد ادرك والديه أو احدهما فلم يد خلاه الجنة ،فقلت: آمين ،ثم قال : شقى عبد ذكرت عنده و لم يصل عليك ،فقلت: آمين ،، یعنی حضرت جابر

بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گیے، جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھے تو رک گیے، اور فرمایا: آمین، دوسری سیڑھی پر قدم رکھے، تو فرمائے: آمین، تیسری سیڑھی پر قدم رکھے تو فرمائے: آمین، صحابۂ کرام نے یکے بعد دیگرے تین بار آمین کہنے کی وجہ دریافت کی، تو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے، انہوں نے کہا، **یا رسول اللہ !** جس کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوا، اور اس نے اپنے آپ کو جنتی نہیں بنایا، اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو، میں نے کہا: آمین، پھر جبرئیل نے کہا: جس کو بوڑھے والدین یا ان میں سے ایک کی خدمت کا موقع ملے اور وہ ان کی خدمت کر کے اپنے آپ کو جنت کا حقدار نہ بنائے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو، تو میں نے کہا: آمین، جبرئیل امین نے پھر کہا: جس کے سامنے آپ کا اسم گرامی لیا جائے اور وہ درود پاک نہ پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو، تو میں نے کہا: آمین ۔[الادب المفرد، ج:۱، ص:۲۲۴، حدیث:۶۴۴، باب من ذکر عندہ النبی ﷺ ولم یصل، مکتبہ شاملہ/ تفسیر الدر المنثور، ج:۶، ص:۶۵۱، سورۃ الاحزاب، آیت:۵۶، مکتبہ شاملہ]

﴿درود نہ پڑھنے والوں کے بارے میں حضور ﷺ نے دعاے ضرر فرمائی ہے﴾

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ: رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علیّ " ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا۔[جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۹۳، ابواب الدعوات/ الادب المفرد، ج:۱، ص:۲۲۵، مکتبہ شاملہ]

﴿نباتات اور جمادات بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں﴾

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم: انی لأعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علیّ قبل أن ابعث، انی لأعرفہ الآن " ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو بھی پہچانتا ہوں جو قبلِ بعثت مجھ پر سلام پڑھتا تھا، اور اسے اب بھی پہچانتا ہوں [صحیح مسلم، ج:۲، ص:۲۴۵، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ وتسلیم الحجر علیہ/ جامع ترمذی، ج:۲، ص:۲۰۳، ابواب المناقب، باب آیات نبوۃ النبی ﷺ]

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت مع النبی صلی اللہ علیہ و سلم بمکۃ ، فخرجنا فی بعض نواحیھا فما استقبلہ جبل ولا شجر الا و ھو یقول : السلام علیک یا رسول اللہ " ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں، مکہ مکرمہ کے کچھ اطراف میں جانے کا اتفاق ہوا، پتھر یا درخت جو بھی سر کار علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے آتا، وہ اس طور پر سلام کا خراج پیش کرتا۔ "**السلام علیک یا رسول اللہ** ۔[جامع ترمذی، ج:۲، ص:۲۰۳، ابواب المناقب، باب ماجاء فی آیات نبوۃ النبی ﷺ]

عن یعلی بن مرۃ ، قال: بینما نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و نزلنا منزلا ، فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ، فجاء ت شجرۃ تشق الأرض حتی غشیتہ ثم رجعت الی مکانھا ، فلما استیقظ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم ذکرت ذالک لہ ، فقال: ھی شجرۃ استأذنت ربھا عزّ و جل أن تسلم علیّ فأذن لھا " ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ قیام کیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے، ایک درخت زمین کو چیرتے ہوئے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں آیا اور تھوڑی دیر سایہ کر کے واپس چلا گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے سارا منظر عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس درخت نے اللہ عزوجل سے مجھے سلام کرنے کی اجازت مانگی، تو اسے اجازت دے دی گئی [اور وہ سلام کرنے ہی کے لیے آیا تھا]

[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۲۷]

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ، قالت: علم جبریل رسول

اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کیف یتوضأ، فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم، ثم صلی رکعتین ثم انصرف فلم یمر علی حجر و لا مدر الا و ھو یسلّم علیہ، یقول: سلام علیک یا رسول اللہ ''ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کا طریقہ بتایا، اس کے بعد سرکار علیہ الصلاۃ والسلام وضو کیے اور دوگانہ ادا فرمائے پھر جدھر سے بھی گزرتے، مٹی اور پتھر سلام پیش کرتے، سلام کے کلمات یہ تھے'' **سلام علیک یا رسول اللہ** ''۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۲۷]

﴿حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود وسلام خود سماعت فرماتے ہیں﴾

پوری دنیا سے سنّی صحیح العقیدہ مسلمان متنوع اور مختلف انداز و الفاظ میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کا خراج پیش کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کا درود وسلام سماعت فرماتے ہیں یا نہیں؟ اس باب میں اہل سنت و جماعت کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قوت ارزانی فرمائی ہے کہ جس جگہ سے بھی عشاق مصطفیٰ جان رحمت درود وسلام پڑھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس اسے سماعت فرماتے ہیں۔

سنن ابی داؤد میں ہے: **عن ابی ھریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال: ما من احد یسلم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام** ''ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح مجھ پر لوٹا دیا ہے، تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔[سنن ابی داود، ج:۱، ص:۲۷۹]

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم] ما من مسلم یسلّم علیّ فی شرق و لا غرب الا أنا و ملائکۃ ربّی نردّ علیہ السلام ''ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی

مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے، خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں، میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو اس سلام کا جواب دیتے ہیں۔[جلاء الافہام ج:۱،ص:۵۴،مکتبہ شاملہ]

امام سخاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "**القول البدیع**" میں یہ حدیث پاک نقل فرمائی ہے: **اکثروا الصلاة علیّ یوم الجمعة فانه یوم مشهود تشهده الملائکة ، لیس من عبد یصلی علیّ الا بلغنی صوته حیث کان ، قلنا : و بعد وفاتک ؟ قال : و بعد وفاتی ، ان الله حرم علی الارض أن تأکل اجساد الأنبیاء** " ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو، کیونکہ اس روز فرشتے حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر درود پڑھے، مگر مجھ تک اس کی آواز پہنچتی ہے، وہ جہاں کہیں رہے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضور کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: میری وفات کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاے کرام کے اجساد مبارکہ کو کھائے۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع،ص:۲۳۳]

ان احادیث کریمہ سے یہ حقیقت مہر نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہو گئی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ قوتِ سماعت ارزانی فرمائی ہے کہ مشرق ومغرب، شمال وجنوب، جس خطّہ سے بھی عشاقِ مصطفیٰ جانِ رحمت، بارگاہ رسالت مآب میں درود وسلام کا خراج پیش کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس اسے سماعت فرماتے اور انہیں سلام کا جواب بھی عطا کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی أری ما لا ترون ، و اسمع ما لا تسمعون ، اطت السماء و حق لها أن تئط ، و لیس فیها موضع اربع اصابع الا و ملک واضع جبهته ساجدا لله تعالیٰ " ترجمہ: میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں وہ آوازیں سن رہا ہوں، جو تم نہیں سن سکتے، آسمان چیں چیں کر رہا ہے اور اسے یہ حق ہے کہ وہ ایسا کرے

، کیونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں، جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو" [جامع ترمذی، ج:۲، ص:۵۵، ابواب الزھد، سنن ابن ماجہ، ج:۲، ص:۳۰۹، ابواب الزھد، باب الحزن]

﴿درود شریف کی بجائے صلعم وغیرہ لکھنا کیسا ہے؟﴾

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بجائے "صلعم،" ، یا علیہ السلام کی بجائے "ؑ" ، لکھنا ناجائز و گناہ ہے، کیوں کہ یہ سب مہمل اور بے معنیٰ کلمات ہیں۔ ہمیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام والا کے ساتھ کامل درود شریف لکھنے کا حکم دیا گیا ہے، نہ کہ مہمل الفاظ کا، جن کا کوئی معنیٰ نہیں۔

بنی اسرائل کو حکم ہوا تھا کہ بیت المقدس یا اریحا کے دروازے میں "**حطة**" ، کہتے ہوئے داخل ہوں، انہوں نے اس کو بدل کر "**حبة فی شعرة**" کہا، اس گستاخی کی وجہ سے ان پر طاعون کا عذاب نازل ہوا، جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار لوگ ہلاک ہو گیے۔ قرآن حکیم میں یہ واقعہ بڑے واضح الفاظ میں موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"**وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ**" ترجمہ: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا، تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکمی کا۔ [قرآن حکیم، البقرۃ، آیت: ۵۸، ۵۹]

غور فرمائیں! کہ بنی اسرائل کو "**حطة**" کہنے کا حکم ہوا، ان لوگوں نے اس کو بدل کر "**حبة**" کہا، اس حکم عدولی کی بنا پر ان پر آسمان سے عذاب نازل ہوا، جب کہ "**حبةٌ**" با معنیٰ کلمہ ہے۔ اور صلعم وغیرہ تو بے معنیٰ کلمات ہیں لہٰذا یہ بدرجۂ اولیٰ عذاب خداوندی اور غضب ربانی کے استحقاق کا سبب ہوگا۔

اس کے علاوہ کثیر علما، فقہا و محدثین نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ کامل درود شریف کے بدلے صلعم وغیرہ

ہے۔[مقدمۃ المنہاج علی الصحیح لمسلم، ج:۱،ص:۳۸،فصل یستحب لکاتب الحدیث]

امام سخاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا: **ولا ینبغی أن یرمز بالصلاۃ کما یفعله الکسالیٰ والکھلۃ وعوام الطلبۃ فیکتبون صورۃ صلعم بد لا من صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم** "ترجمہ: سست، کاہل لوگ اور بازاری طلبہ جو صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے "صلعم" لکھتے ہیں، یہ سخت ناجائز ہے۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع،ص:۲۳۷]

اسی میں ہے: **و من اغفل ذالک جرم حظاً عظیماً** " ترجمہ: جوشخص کامل درود شریف نہ لکھے، وہ ثواب عظیم سے محروم رہتا ہے۔[القول البدیع،ص:۲۳۵]

اسی طرح صحابہ، تابعین، اخیار امت، علماے عاملین، فقہا و محدثین کے اسما کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے "ؓ" یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بدلے "ؒ" لکھنا مکروہ وممنوع ہے

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: **یکرہ الرمز بالصلاۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذالک کله بکماله** "ترجمہ: صلی اللہ علیہ وسلم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشارۃً لکھنا مکروہ وممنوع ہے، حکم یہ ہے کہ اسے کامل طور پر لکھا جائے۔[حاشیۃ الطحطاوی علی الدرر، ج:۱،ص:۶]

﴿غیر نبی پر درود بھیجنے کا حکم﴾

انبیائے کرام علیھم الصلاۃ والسلام کے علاوہ صحابہ، تابعین، اخیار امت پر استقلالاً یعنی براہ راست درود بھیجنا، مثلاً یہ کہنا: **اللھم صل علی ابی بکر، اللھم صل علی عمر، یاابو بکر علیه الصلاۃوالسلام، عمر علیه الصلاۃوالسلام، الامام حسین علیه الصلاۃوالسلام** ۔مکروہ تنزیہی ہے کہ درود کے یہ صیغے استقلالاً انبیاے کرام کے ساتھ خاص ہیں، ہاں انبیاے کرام کے تابع کر کے بھیجنا، مثلاً یہ کہنا: **اللھم صل علی النبی الکریم وعلی ابی بکر و عمر، یاامام حسین علی نبینا و علیه الصلاۃ والسلام** ۔ بلاشبہ جائز ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مذہب مہذب ہے۔

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: **ان الصلاۃ علی غیر الانبیاء ابتداءً مکروہ کراھۃ تنزیھۃ لانه شعار اھل البدع و قد نھینا عنه** " ترجمہ: غیر نبی پر ابتداء

اور استقلالاً درود بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے، اس لیے کہ یہ بدعتیوں کا طریقہ ہے اور ہمیں اس کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔[مرقاۃ المفاتیح، ج:۳، ص:۸، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ]

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "**قال مالک والشافعی رحمهما الله تعالیٰ والاکثرون : لا یصلی علی غیر الانبیاء استقلا لاً ، فلا یقال : اللهم صل علی ابی بکر أو عمر أو علی او غیرهم ، و لکن یصلی علیهم تبعاً ، فیقال: اللهم صل علی محمد وآل محمد واصحابه وازواجه وذریته کما جاءت به الاحادیث**" ترجمہ: امام مالک، امام شافعی اور جمہور علما وفقہا کا مذہب یہ ہے کہ غیر انبیا پر براہ راست درود نہ بھیجے لہٰذا: **اللهم صل علی ابی بکر أو عمر أو علی او غیرهم**" نہ کہا جائے، ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد ان پر درود بھیجے، لہٰذا **اللهم صل علی محمد وآل محمد واصحابه وازواجه وذریته**" کہا جائے جیسا کہ احادیث کریمہ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔[النووی علی الصحیح لمسلم، ج:۱، ص: ۱۷۶، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور]

اسی میں ہے: **الصحیح المشهور أنه مکروه کراهة تنزیهة** "صحیح اور مشہور یہی ہے کہ غیر نبی پر استقلالاً درود بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے۔[مصدر سابق]

القول البدیع میں ہے: **وقالت طائفة یجوز تبعاً مطلقاً ، و لا یجوز استقلا لاً ، وهذا قول ابی حنیفة و جماعته**" ترجمہ: ایک جماعت علما نے کہا: غیر نبی پر درود بھیجنا تبعاً جائز ہے، اور استقلالاً جائز نہیں۔ یہی امام اعظم اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۶۴]

اس سے پہلے حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کے حوالہ سے گزرا کہ غیر نبی پر براہ راست درود بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے اور وہ ناجائز نہیں ہوتا، جب کہ یہاں ایک جماعت علما کا موقف ناجائز بتایا ہے۔ میری نگاہ میں تطبیق یہ ہے کہ غیر نبی پر براہ راست صلاۃ وسلام بھیجنے کی عادت بنالینا مکروہ تحریمی وناجائز ہے کہ یہ اہل بدعت کے شعار کو مرضی ومختار بتانا ہے اور اتفاقیہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے کہ یہ بس محبت کی نشانی ہے، نہ کہ اہل بدعت کے شعار کو اپنانا

۔فذا ماعندی والعلم بالحق عند ربی جلّ وعلا ۔

﴿ یکبارگی لاکھوں سلام اور کروڑوں درود بھیجنے کی شرعی حیثیت ﴾

یہ مسلمات میں سے ہے کہ درود شریف کے وہ الفاظ جو احادیث کریمہ میں وارد ہیں، ان کا پڑھنا اس اعتبار سے افضل ہے کہ یہ کلمات مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ومسعود زبان سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ ان ہی الفاظ اور صیغوں پر اکتفا کرنا واجب نہیں بلکہ ہر محبّ کو شریعت طاہرہ کے حدود میں رہ کر اپنے ذوق کے مطابق اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کرنے کا اختیار بھی ہے، اور اللہ تعالیٰ جس نیک بخت مرد مومن کو حسنِ ذوق کی بیش قیمت دولت سے مالا مال فرماتا ہے، اس کے درود وسلام کے پاکیزہ کلمات سوز وگداز، کیف وجذب، عشق وعرفان، فصاحت وبلاغت غرضیکہ ہر طرح کے صوری ومعنوی محاسن کے مرقع جمیل ہوتے ہیں اسی لیے دنیا کے کثیر عشاقِ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف اور متنوع انداز والفاظ میں درود وسلام کا خراج پیش کیا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کے عشاق ومحبین میں ایک نمایاں نام "**امام احمد رضا فاضل بریلوی**" کا ہے۔ آپ فقید المثال فقیہ، عبقری محدث، یکتائے روزگار مفسر، عدیم النظیر اصولی، منفرد صرفی، بے مثال نحوی اور منطق، فلسفہ، بلاغت، نجوم، ہیئت، ہندسہ وغیرہا ۶۰/ سے متجاوز علوم میں نابغۂ روزگار اور فرید عصر تھے، اصناف شاعری میں نعت گوئی گوکہ بہت مشکل فن ہے کہ اس میں ذوق سلیم، فکر قویم، اخلاص وللّٰہیت اور حدود شناسی کے ساتھ ساتھ شاعر کے قلب وجگر کا عشق رسول سے معمور ہونا بھی از حد ضروری ہے۔ اس میدان میں بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ منفرد تھے، نعتیہ اشعار سے متعلق آپ کے گراں بہا کارنامے آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ یوں تو آپ کی ذات بابرکات مجمع فضل وکمال تھی مگر سب سے نمایاں جو وصف تھا وہ ہے "**عشق رسول**"۔ مخالفین کو بھی اس بات کا اعتراف واقرار ہے کہ آپ کے نعتیہ اشعار بلکہ آپ کی ہر تحریر کی سطر سطر سے حبّ خدا اور عشق رسول کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک حبّ نبی ہی جان ایمان ہے۔ لکھتے ہیں:

ع جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا

جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں [حدائق بخشش، ص:۳۳]

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور و معروف سلام، دنیا کے کثیر بلاد و امصار میں عشق و وارفتگی کے ساتھ پڑھا اور سنا جاتا ہے، فجر کی نماز کے بعد جدھر کان لگایئے، مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، یا "کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود"، جیسے عشق و عرفان سے معمور پاکیزہ اور رس گھولتے ہوئے اشعار سننے کو ملتے ہیں، قلب و جگر کی ویران کھیتی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے اور پورا وجود انوار و تجلیات سے جگمگا اٹھتا ہے۔

قرآن و حدیث کے نصوص سے کچھ ناواقف لوگوں یا پھر بعض معاندین کا اس بارے میں یہ اعتراض ہے کہ ایک دفعہ میں ایک درود یا ایک سلام بھیجا جاتا ہے، کروڑوں درود یا لاکھوں سلام یکبارگی کیسے بھیجے جاسکتے ہیں؟

ان شاء اللہ الرحمٰن ذیل کی تحریر میں کثیر احادیث نبویہ، آثار ماثورہ، اقوال فقہاء و محدثین اور معتمد شعراء کے پاکیزہ اشعار کی روشنی میں یہ واشگاف کر دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا ہو یا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام، سب کا حکم یہ ہے کہ یکبارگی لاکھوں، کروڑوں حمد و ثنا اور درود و سلام بھیجے جاسکتے ہیں۔

﴿احادیث کریمہ﴾

☆ **عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال: کنت عند النبی ﷺ، فجاء ہ رجل فسلم، فردّ النبی ﷺ و اطلق وجھہ و اجلسہ الی جنبہ، فلما قضی الرجل حاجتہ نھض، فقال النبی ﷺ: یا ابا بکر! ھذا رجل یرفع لہ کل یوم کعمل اھل الارض، قلت: و لم ذاک؟ قال: انہ کلما اصبح صلی علیّ عشر مرات کصلاۃ الخلق اجمع، قلت: و ما ذاک؟ قال، یقول: اللھم صل علی محمد النبی عدد من صلی علیہ من خلقک "**

ترجمہ: امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا ایک صحابی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب عنایت فرمایا اور مسکراتے ہوئے اسے اپنے قریب

بٹھایا، جب اس کی ضرورت پوری ہوگئی اور وہاں سے چل دیے تو حضور نے فرمایا: ابو بکر! یہ ایسا شخص ہے کہ روزانہ روئے زمین کے تمام لوگوں کے عمل کے برابر اس کے اعمال اللہ کی بار گاہ میں پیش کیے جاتے ہیں، میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا: یہ ہر دن صبح کے وقت تمام مخلوق کی تعداد کے برابر مجھ پر دس بار درود شریف پڑھتا ہے، میں نے عرض کیا: وہ کس طرح؟ فرمایا: وہ یہ کہتا ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ** "یعنی اے اللہ! اپنے نبی محمد ﷺ پر اتنی بار رحمتیں نازل فرما جتنی تیری مخلوق میں سے درود پڑھنے والوں کی تعداد ہے۔ [تفسیر الدر المنثور، ج:۶،ص: ۶۴۸، مکتبہ شاملہ/ کنز العمال، ج: ۲،ص:۲۶۶، حدیث:۳۹۸۱/ جامع الاحادیث، ج:۲۵،ص:۱۷۹، حدیث:۲۷۸۳۳]

مخلوقات میں درود پڑھنے والوں کی تعداد کتنی ہے؟ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، نباتات، جمادات، حیوانات کثیر جن وانسان اور فرشتے روزانہ بارگاہ خیر الانام میں درود و سلام پیش کرنے میں مصروف ہیں، ایک لاکھ چالیس ہزار [۱۴۰۰۰۰] فرشتے تو روزانہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ اس گفتگو سے یہ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ درود پڑھنے والوں کی تعداد کتنی ہے، یہ معلوم کرنا ماوشما کی طاقت سے باہر ہے، اور آپ نے ابھی ملاحظہ کیا کہ صحابی رسول نے تمام درود پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر ایک ہی دفعہ میں درود پیش کیا ہے اور یہ یکبارگی لاکھوں درود وسلام بھیجنے کے جواز پر ایسی بیّن اور واضح دلیل ہے کہ اس کا انکار وہی کرسکتا ہے، جس میں صرصر وصبا اور ظلمت وضیا کے درمیان بھی امتیاز کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم ﷺ نے اسے احسن قرار دے کر اس کی بھی صراحت فرمادی ہے کہ ایک دفعہ میں لاکھوں، کروڑوں درود و سلام بھیجنے سے اس گنتی کے مطابق ثواب بھی ملتا ہے۔

☆ **عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنہ دخل مع رسول اللہ ﷺ علی امرأۃ و بین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال: الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل، فقال: سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ**

عدد بین ذالک ،و سبحان الله عدد ما هو خالق ،والله اکبر ،مثل ذالک ،و لا اله مثل ذالک ،ولا حول و لا قوة الا بالله مثل ذالک ،، ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا، دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی کچھ گٹھلیاں یا کنکریاں ہیں، جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو: **سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ بَیْنَ ذَالِکَ ،وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ ،**" [یعنی: اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکیاں، جتنی اس نے آسمان میں مخلوق پیدا فرمائی ہے، رب ذوالجلال کی اتنی پاکیاں، جتنی اس نے زمین میں مخلوق پیدا فرمائی ہے، خدائے برتر و بالا کی اتنی پاکیاں، جتنی ان دونوں کے درمیان مخلوق ہیں، اللہ عزوجل کی اتنی پاکیاں، جتنی مخلوق کا وہ خالق ہے] پھر فرمایا: **اللہ اکبر ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اور **لا حول ولا قوة الا بالله العلیّ العظیم** "ان تینوں جملوں کو بھی اسی طرح سے پڑھا کرو۔ [جامع ترمذی، ج:۲،ص:۱۹۶، ابواب الدعوات، سنن ابن ماجہ، ج:۲،ص:۲۷۸، باب فضل التسبیح، سنن ابی داؤد، ج:۲،ص:۱۱۵، باب التسبیح، حدیث:۱۵۰۰، المستدرک، ج:۱،ص:۵۱۳، کنز العمال للمتقی، ج:۳،ص:۱۹۲، حدیث:۳۶۰۷، صحیح ابن حبان، حدیث:۲۳۳۰]

[امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا: **هذا حدیث حسن غریب** "یعنی یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔ مصدر سابق]

سبحان اللہ ! تسبیح خداوندی کا یہ انداز کتنا اچھوتا ہے، رب ذوالجلال کی پاکی بیان کرنے کی یہ کیفیت کیسی دلکش و دلربا ہے، الفاظ تسبیح و تنزیہ کتنے طیب و طاہر ہیں۔ آسمانی مخلوق، زمینی مخلوق اور ان دونوں کی مجموعی تعداد کے برابر تسبیح، ایک ہی دفعہ میں پڑھنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ تعلیم دینے والے بھی کون؟ **ماشاء اللہ**، معلم کائنات، مصطفیٰ کریم کی ذات اقدس ہے۔ اب آپ سے میری گزارش ہے کہ اپنے قلب و جگر پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دماغ سے غور کرکے بتائیں! کہ جب ایک دفعہ میں اربوں، کھربوں تسبیح پڑھی جاسکتی ہے تو کیا لاکھوں، کروڑوں درود وسلام ایک جملہ میں نہیں بھیجے جاسکتے؟۔

☆**عن جويرية بنت الحارث ان النبي ﷺ خرج من عندها بكرة حين صلى الصبح و هي في مسجدها ثم رجع بعد أن اضحىٰ وهي جالسة ،فقال : ما زلت على الحال التي فارقتك عليها ،قالت: نعم ،فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه و سلم :لقد قلت: بعدك اربع كلمات ثلاث مرات ،لو وزنت بما قلت منذ اليوم لوزنتهن : سبحان الله وبحمده عدد خلقه ، سبحان الله زنة عرشه ، سبحان الله مداد كلماته**

،،**ترجمہ:** حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت فجر کی نماز کے بعد ان کے پاس سے نکلے، وہ اس وقت مسجد میں تھی، پھر دن چڑھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو اس وقت بھی وہ وہیں تھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں ،تم اسی حالت ہی میں ہو؟ عرض کی، جی حضور! پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین بار کہے، اگر وہ تمہارے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو اس کا وزن زیادہ ہوگا، وہ کلمات یہ ہیں: **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ ،سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهٖ ،سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ،سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ** ''[اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد ہے مخلوقات کی تعداد کے برابر، اور اس کی رضا، عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر اس کی پاکی اور حمد ہے۔[صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۵۰، باب التسبیح اول النھار وعند النوم/ جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۹۳]

[امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو حسن اور صحیح قرار دیا ہے۔(مصدر سابق)اور البانی نے بھی سنن ابن ماجہ میں اس کی صحت کی صراحت کی ہے۔مصدر سابق]

ما شاء الله ! اس حدیث پاک میں مخلوقات کی تعداد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلمات کی سیاہی کے برابر ایک ہی جملہ میں تسبیح وتحمید بیان کرنے کا اچھوتا طریقہ بتایا گیا ہے۔سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات کون کون سے ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے؟ واضح رہے کہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو، کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام سے کلام ،تمام انبیاے کرام پر وحی کا نزول ،فرشتگان عظام کو مختلف ومتنوع امور کا حکم، تخلیق آدم کے

لیے فرشتوں سے مشورہ،، بروز قیامت بندوں سے حساب، جنتیوں کو زیارت سے مشرف فرمانے کے بعد ان سے گفتگو، قرآن حکیم، زبور، تورات، انجیل اور ایک سو آسمانی صحیفے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے بابرکات کلمات ہیں۔ان سب کی مجموعی تعداد کیا ہے؟ یہ ماوشما کی استطاعت سے بہت دور کی چیز ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: **قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا** " ترجمہ: تم فرمادو، اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی، اگر چہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں [سورۂ کہف، آیت: ۱۰۹]۔نیز ارشاد باری ہے: **وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ** " ترجمہ: اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی [سورۂ لقمان، آیت: ۲۷]۔ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات غیر متناہی ہیں اور اس حدیث پاک میں غیر متناہی کلمات کی تعداد کے برابر غیر متناہی تسبیح وتحمید یکبارگی بیان کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔تعلیم دینے والے بھی کون؟ سب سے اولیٰ واعلیٰ، سب سے بالا ووالا، سب رسولوں سے اعلیٰ، ملیح دل آرا، نمکین حسن والا، سارے سچوں سے سچا، سارے اچھوں سے اچھا، حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔

اب آپ سے بڑے ہی ادب واحترام کے ساتھ گزارش ہے کہ اپنے دل میں عشق خدا اور حُبّ نبی کی قندیل جلا کر عشق وعرفان کی نگاہوں سے حدیث مذکور کو ایک دو بار اور پڑھیں، اور یہ فیصلہ کریں کہ جب ایک ہی جملہ میں بے شمار و بے حساب، غیر متناہی تسبیح وتحمید بیان کی جاسکتی ہے، تو کیا لاکھوں، کروڑوں درود وسلام نہیں بھیجے جاسکتے ہیں؟۔

☆ **عن صفية قالت : دخل علىّ رسول الله ﷺ و بين يدى اربعة آلاف نواة اسبح بها ,قال : لقد سبحت بهذه, ألا اعلمك باكثر مما سبحت به فقلت : بلى علمنى ,فقال: قولى: سبحان الله عدد خلقه "**

یعنی: حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی اکرم، نورمجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں، جن پر میں تسبیح پڑھتی تھی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ایسا طریقہ نہ بتادوں کہ ایک ہی جملہ میں چار ہزار تسبیح سے زائد ہوجائے، عرض کی: کیوں نہیں، آپ مجھے وہ طریقہ بتا دیں۔ حضور نے فرمایا: تم اس طرح پڑھو "سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِه"، یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی اتنی ہے جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔ [جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۹۴، ابواب الدعوات]

[امام حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث پاک کے تحت فرمایا: **هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه** "یعنی یہ حدیث صحیح ہے اگرچہ امام بخاری اور امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا ہے۔ [المستدرک، ج:۱، ص:۷۳۲، حدیث:۲۰۰۸]

واضح رہے کہ نباتات، حیوانات، جمادات اور دیگر مخلوقات جو اس سے پہلے تھے، جو اس وقت موجود ہیں اور جو صبح قیامت تک وجود میں آئیں گے، سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، ان کی تعداد کیا ہے؟ یہ چیز ماوشما کے بس سے باہر ہے، اس کا صحیح علم اللہ عزوجل اور اس کے بتانے سے اس کے پیارے حبیب حضور سید عالم ﷺ ہی کو ہے۔ حدیث بالا میں آپ نے ابھی پڑھا ہوگا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو ایک ہی دفعہ میں تمام مخلوق کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا طریقہ بھی سکھایا ہے، اور جب اربوں، کھربوں بار بلکہ غیر محدود تسبیح ایک دفعہ میں پڑھی جاسکتی ہے، تو اگر باغ مدینہ کا کوئی بلبل یوں نغمہ سرا اور زمزمہ سنج ہوجائے "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود۔ تو پھر بدعت اور عدم جواز کا آزار کیوں ستانے لگتا ہے؟۔

☆ **عن عبد الله بن عمر بينا نحن نصلي مع رسول الله ﷺ اذ قال رجل من القوم: الله اكبر كبيرا، والحمد لله كثيرا و سبحان الله بكرة و اصيلا، فقال رسول الله ﷺ: من القائل، كذا و كذا؟ فقال رجل من القوم، انا يا رسول الله! قال عجبت لها فتحت لها ابواب السماء، قال ابن عمر: ما تركتهن منذ سمعت من رسول الله ﷺ** ترجمہ: حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، [نماز سے فراغت کے بعد] حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: ''**الله اکبر کبیرا ،والحمد لله کثیرا ،وسبحان الله بکرة واصیلا** '' (اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد ہے، صبح وشام ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے۔) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہنے والا کون تھا؟ حاضرین میں سے ایک صحابیٔ رسول نے عرض کیا: حضور! یہ ناچیز تھا، حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دئے گیے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نے یہ بات حضور سے سنی ہے، پھر کبھی ان کلمات کو پڑھنا ترک نہیں کیا ہے۔ [جامع ترمذی، ج:۲، ص۱۹۹، ابواب الدعوات] [امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث پاک کو حسن اور صحیح قرار دیا ہے اور البانی نے بھی اس کی صحت کی صراحت کی ہے۔ مصدر سابق]

☆**عن ابی امامة قال کان رسول الله ﷺ اذا رفعت المائدة من بین یدیه یقول :الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه غیر مودع و لا مستغنی عنه ربنا**، ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ جب کھانا کھانے کے بعد سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کلمات ادا فرماتے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا** '' [اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ پاکیزہ حمد ہے، اے اللہ! اس میں برکت پیدا فرما، ہم اس سے بے پرواہ اور بے نیاز نہیں ہیں] ۔[جامع ترمذی، ج:۲، ص:۱۸۳، ابواب الدعوات] [امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا: ''**هٰذا حدیث حسن صحیح** '' یعنی یہ حدیث حسن اور صحیح ہے، نیز البانی نے بھی اس کی صحت کا قول کیا ہے مصدر سابق]

اول نظر ہی میں ان دونوں حدیثوں سے یہ حقیقت واشگاف ہو جاتی ہے کہ جس طرح ایک ہی جملہ میں بے شمار تسبیح وتحمید بیان کی جاسکتی ہے، اسی طرح بے شمار درود وسلام بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

☆**عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ,قال: رأى النبی ﷺ و**

انا احرّک شفتی ،فقال : ما تقول یا ابا امامۃ ؟ قلت: اذکر اللہ ،قال : أفلا ادلک علی ما ھو اکثر من ذکرک اللہ اللیل مع النھار ،تقول : الحمد للہ عدد ما خلق ،والحمد للہ عدد ما فی السموات و ما فی الارض ،والحمد للہ عدد ما احصی کتابہ ،والحمد للہ عدد کل شئی ،و تسبح اللہ مثلھنّ ،، ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھے تو فرمائے: ابوامامہ! کیا کررہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہوں ،فرمایا: کیا میں تجھے ذکر الٰہی کا ایسا طریقہ نہ بتادوں جو رات ودن کے ذکر سے بھی زیادہ ہوجائے ،عرض کیا: کیوں نہیں ،فرمایا: تم اس طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو: اللہ تعالیٰ کی حمد تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر ،اللہ تعالیٰ کی حمد آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کی تعداد کے برابر ،اللہ تعالیٰ کی حمد قرآن حکیم میں مذکور چیزوں کی تعداد کے برابر ،رب ذوالجلال کی حمد تمام چیزوں کی تعداد کے برابر۔اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تسبیح بھی بیان کرو۔[صحیح ابن خزیمہ ،ج:۱،ص:۳۷۱،کتاب الصلاۃ ،باب التحمید رمسند احمد بن حنبل ج:۵،ص:۲۴۹حدیث:۲۲۱۹۸ر المعجم الکبیر ،حدیث: ۷۹۳۰][مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راویوں سے امام بخاری وامام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے بھی حدیثیں نقل فرمائی ہیں اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں ۔(مصدر سابق)۔ناصرالدین البانی نے اس حدیث پاک کو اپنی کتاب "**صحیح الترغیب والترھیب**" میں نقل کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے نیز یہ بھی صراحت کیا ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث کی صحت کے جو شرائط مقرر کیے ہیں ،یہ حدیث ان شرطوں کے مطابق ہے۔ **صحیح الترغیب والترھیب** ،ج:۲،ص:۱۱۴،شاملہ]

محترم قارئین! اپنے دھڑکتے ہوئے دل پر عشق وعرفان کا ہاتھ رکھ کر ،چشم بینا سے حدیث مذکور کو بار بار دیکھیں! اور اس امر کی جانب اپنی توجہ مرکوز کریں! کہ جب حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یکبارگی تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر یعنی اربوں ،کھربوں حمد وتسبیح بیان کرنے کا طریقہ بتایا ہے ،تو پھر یہ کہنا کون سا انصاف ہے؟ کہ کثیر حمد وتسبیح اور بے شمار درود وسلام ایک دفعہ میں نہیں بھیجے جاسکتے ہیں۔

☆حضوراقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان رحمت نشان ہے: **طوبیٰ لمن رآنی وآمن بی ,و طوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی وآمن بی** " ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا، اس کے لئے ایک مبارک بادی ہے، اور جو مجھے نہیں دیکھے، پھر بھی ایمان لائے اس کے لیے سات مبارک بادیاں ہیں۔ [فیض القدیر شرح جامع صغیر، ج:۳، ص:۳۶۹، حدیث:۵۳۰۱/ المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۸، ص:۲۵۹، حدیث:۸۰۰۹] [غیر مقلدین کے بہت بڑے عالم البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اسے اپنی کتاب "السلسلة الصحيحة" میں نقل کیا ہے۔ ج:۳، ص:۲۳۳]

ما شاء الله ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان رحمت نشان جہاں بعد میں تڑپنے والے عشاق ومحبین کے لیے حرزِ جاں اور ان کے قلبِ بیکراں کے لیے سامانِ تسکین ہے، وہیں اس حقیقت پر بیّن اور روشن دلیل بھی ہے کہ جس طرح یکبارگی متعدد مبارکبادیں پیش کی جاسکتی ہیں، اسی طرح کثیر درودوسلام بھی پیش کیے جاسکتے ہیں۔

﴿کتبِ تفسیر سے استدلال﴾

☆تفسیر حقی میں ہے: **اللهم صل على محمد بعدد من صلى عليه وصل على محمد النبي بعدد من لم يصل عليه** " ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں اور نہ پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔ تفسیر حقی، ج:۱۱، ص:۱۲۳

☆اسی میں ہے: **اللهم صل على محمد وآله عدد ما خلقت ,اللهم صل على محمد وآله عدد كل شئى ,اللهم صل على محمد وآله عدد ما احاط به علمك** " ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر مخلوقات کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کا درود ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر، تمام چیزوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کا درود ہو، اے اللہ! نبی اور آل نبی پر ان تمام چیزوں کی تعداد کے مطابق درود نازل فرما جن کا تیرا علم احاطہ کیا ہوا ہے۔ [تفسیر حقی، ج:۱۱، ص:۱۲۳، شاملہ]

☆تفسیر روح المعانی میں ہے: **اللهم صل عل محمد وعلى آل محمد افضل صلاتك و عدد معلو ماتك** " ترجمہ: یا اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر سب سے بہتر درود اپنی معلومات کی تعداد کے برابر نازل فرما۔ [تفسیر روح المعانی، ج:۱۶، ص:۲۱۶، شاملہ]

☆فتح القدیر میں ہے: **انا نشکرک عدد ما شکرک الشاکرون فی کل زمان و نحمدک عدد ما حمدک الحامدون فی کل زمان** ''ترجمہ: یقیناً ہم ہمہ وقت تمام شکرگزار بندوں کے شکر کی تعداد کے برابر تیرا شکر کرتے ہیں اور ہم ہمہ وقت تمام حمد کرنے والے بندوں کی حمد کی تعداد کے برابر تیری حمد کرتے ہیں [فتح القدیر الجامع بین فنی الروایہ، ج:۲، ص:۶۲۳]

☆اسی میں ہے: **اللھم صل و سلم علیه و علیٰ آله عدد ما صلی علیه المصلون فی کل زمان** ''ترجمہ: اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر، ہمہ وقت درود پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر درود وسلام نازل فرما! [مصدر سابق، ج:۵، ص:۶۵۵]

☆**اللھم صل علی محمد و آله وصحبه عدد ما ذکره الذاکرون و عدد ما غفل عن ذکره الغافلون** '' ترجمہ: اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر ذکر کرنے والوں اور ذکر سے غفلت برتنے والوں کی تعداد کے برابر درود نازل فرما۔ [تفسیر ثعالبی، ج:۱، ص:۵، شاملہ]

☆**فصلاۃ ربی علیه عدد ما قام کل احد وقعد، ورکع وسجد وفقد ووجد** ''ترجمہ: قیام وقعود، رکوع وسجود کرنے والوں اور پانے اور کھونے والوں کی تعداد کے برابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر میرے رب کا درود ہو [ارشیف ملتقی التفسیر، ج:۱، ص:۲۹۹۷]

﴿کتب حنفیہ سے استدلال﴾

بحمدہٖ تعالیٰ ماقبل میں آٹھ احادیث کریمہ اور کثیر کتب تفاسیر کی روشنی میں یہ امر واشگاف کردیا گیا ہے کہ یکبارگی لاکھوں، کروڑوں درود وسلام، بارگاہ سید الانام میں بھیجنا جائز ہے، اور اس کی اصل احادیث طیبہ میں صراحۃً موجود ہے۔ فقہ حنفی میں بھی اس کا واضح ثبوت موجود ہے۔ درود وسلام کے باب میں فقہ حنفی سے متعلق کثیر ارباب علم ودانش اور اصحاب فقہ و افتا کے ایسے پاکیزہ کلمات ہیں، جن کی برکت سے عشاق مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب وجگر کی خشک کھیتی ہری ہو جاتی ہے اور قلب مضمحل شاداں وفرحاں ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ان میں سے کچھ ارشادات نقل کی جارہی ہیں۔

☆درمختار میں ہے: **اللھم صل علی محمد عدد علمک و حلمک و**

عدد کلماتک و عدد کمالک " ترجمہ: اے اللہ! اپنے علم وحلم اور کلمات وکمالات کی تعداد کے برابر حضور ﷺ پر درود نازل فرما۔ [الدر المختار مع رد المحتار، ج:۶، ص:۳۹۶، فصل فی البیع، شاملہ]

☆ مراقی الفلاح میں ہے: **صلی الله علیک و سلم صلاۃ و سلاما دائمین من رب العالمین عدد ما کان و ما یکون** " ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر، گزشتہ اور آئندہ کی تمام چیزوں کے برابر رب العالمین کا دائمی درود وسلام ہو۔ [مراقی الفلاح، ج:۱، ص:۲۹۸،]

☆ عمدۃ القاری میں ہے: **والصلاۃ علی من بعث بالدین الصحیح الحسن .....و علی آلہ و صحبہ الکرام و علی علماء الامۃ فی کل زمان ، ما تغرد قمری علی الورد و البان و ناح عندلیب علی نور الاقحوان** "
ترجمہ: ہر وقت اللہ تعالیٰ کا درود ہو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل، صحابۂ کرام اور امت کے علما پر، جب تک گلاب اور بان کے درخت پر قمری پرندہ چہچہاتا رہے اور گل بابونہ کی روشنی پر کوئی بلبل جھومتا رہے۔ [عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج:۱، ص:۳]

☆ فیض القدیر میں ہے: **والصلاۃ والسلام علی المبعوث بشیرا و نذیرا ... صلاۃ و سلا ما دائمین ما ظھرت بوازغ شموس الاخبار ساطعۃ من آفاق عبارات من اوتی جوامع الکلم** " ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو اس ذات والا پر جو خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر مبعوث کیے گیے جب تک آفتاب احادیث کی کرنیں روشنی بکھیرتی رہیں۔ [فیض القدیر شرح جامع صغیر، ج:۱، ص:۳]

☆ جذب القلوب میں ہے: **اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد النبی الامی الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین واصطفہ علی الخلائق اجمعین عدد ما فی علمک و ملاء ما فی علمک و زنۃ ما فی علمک و عدد خلقک و عدد کل ذرۃ اضعافا مضاعفۃ فی ذالک الف مرۃ فی الف مرۃ فی کل نفس و لمحۃ ولحظۃ و طرفۃ و علی آلہ وصحبہ و سلم** [جذب القلوب الی دیار المحبوب مترجم، ص:۲۵۵]

﴿کتب شافعیہ سے استدلال﴾

حضرت سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ کبار علمائے شافعیہ کا درود وسلام کے باب میں یہی موقف ہے کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پُر سرور میں ایک دفعہ میں لاکھوں درود وسلام بھیجنا جائز ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی آفاقی شہرت کی حامل کتاب "**القول البدیع**" میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق یہ تحریر کیا ہے کہ انہیں یکبارگی بے شمار درود بھیجنے کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے رحمت، مغفرت اور دلکش و دلربا جنت کا تمغا عطا فرمایا ہے۔ ذیل میں کچھ شافعی علما کی ایسی عبارتیں پیش کی جا رہی ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک دفعہ میں لاکھوں، کروڑوں درود وسلام بھیجا جا سکتا ہے۔

☆امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: **والصلاۃ والسلام علی محمد وعلی آلہ واصحابہ .... عدد ما کان من خلق اللہ وما سیکون** "ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر گزشتہ اور آئندہ کی تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر درود وسلام ہو۔ [احیاء العلوم، بیان ذم الغضب، ج:۳، ص:۱۶۴، شاملہ]

☆امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: **صلواتہ وسلامہ الاطیبان الاکملان علی سیدنا محمد خیر خلقہ اجمعین عددما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون** " ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ و کامل درود وسلام ہو پوری خلقت میں سب سے بہتر، ہمارے آقا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، ذکر کرنے والوں اور غفلت کرنے والوں کی تعداد کے برابر۔ [الاذکار النوویہ، ج:۱، ص:۳۱۳، شاملہ/تفسیر طبری، ج:۱، ص:۵، شاملہ]

☆**من قال: اللہم صلی علی سیدنا محمد عدد خلقک، کتبت لہ صلاۃ بعدد الخلق، وھذا کلہ فضل اللہ ومنتہ ومن مزید کرمہ وسایغ نعمتہ** " ترجمہ: جو شخص یہ درود شریف پڑھے "اے اللہ! ہمارے آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر درود نازل فرما۔ اس کے نامۂ اعمال میں مخلوق کی تعداد کے برابر ثواب لکھا جائے گا، اور یہ سب اللہ کا فضل و احسان اور انعام و اکرام کا ایک حصہ ہے۔ [الفتاوی الفقہیۃ الکبری، باب صفۃ الصلاۃ، ج:۱، ص:۱۴۸، شاملہ]

☆الصلاۃ والسلام علی سیدنا و حبیبنا و شفیعنا محمد المخصوص باکمل الکما لات والشفاعۃ العظمیٰ من الالٰہ الاکرم و علی آلہ و اصحابہ و حملۃ شریعتہ و تا بعیھم علی المنھج الاقوم عدد الانفاس وخطرات الموجودات "یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ، جنھیں رب اکرم کی جانب سے شفاعت کبریٰ اور کامل ترین کمالات خصوصی طور پر عطا کیے گیے ہیں، آپ، آپ کی آل، صحابہ ،حاملین شریعت اور ان کے متبعین پر، سانسوں اور موجودات کے خیالات کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔[بغیۃ المسترشدین، ج:۱،ص:۲، شاملہ]

☆صلی اللہ علیہ آناء اللیل و اطراف النھار و عدد الانفاس صلاۃ و سلا ما دائمین و علی آلہ واصحابہ وازواجہ و سلم تسلیما کثیرا " ترجمہ: حضور ﷺ، آپ کی آل، صحابۂ کرام اور ازواج مطہرات پر، مخلوقات کی سانسوں کی تعداد کے برابر، شب وروز اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو [الانجم الزاھرات علی حل الفاظ الورقات، ج:۱،ص:۲

☆صلی اللہ علیہ و سلم و علی آلہ وصحبہ اجمعین صلاۃ و سلا ما دائمین الی یوم الدین " ترجمہ: حضور ﷺ، آپ کی آل، اور تمام صحابۂ کرام پر قیامت تک ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔[حاشیۃ المغربی علی نھایۃ المحتاج، ج:۱،ص:۲]

☆والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ و تا بعیہ ،ما دام المولیٰ یتفضل علی عبیدہ بنوالہ "ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ کا درود وسلام ہو حضور ﷺ، آپ کی آل، صحابہ اور تابعین پر، جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربانی کرتا رہے۔[حاشیۂ قلیوبی، ج:۱،ص:۳]

☆صلی اللہ علیہ و سلم ما سجد للہ ساجد و دام فی الجنان خالد " ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو جب تک کوئی سجدہ کرنے والا اللہ کو سجدہ کرے اور جنت میں ہمیشہ رہنے والا جنت میں رہے۔[کتاب الابھاج فی شرح المنھاج، ج:۱،ص:۳]

﴿کتب مالکیہ سے استدلال﴾

درود وسلام کے باب میں حضرت سیدنا امام مالک اور آپ کے جملہ اصحاب

رضی اللہ تعالٰی عنھم کا مذہب یہ ہے کہ یکبارگی لاکھوں کروڑوں درودوسلام بارگاہ سیدالانام میں پیش کرنا جائزاور کارثواب ہے،مذہب مالکی کی کثیر کتابوں میں درودوسلام کے ایسے کلمات استعمال کیے گیے ہیں،جن سے ان کے پاکیزہ خیالات کی کماحقہ تعیین ہوجاتی ہے۔ذیل میں کچھ معتمد مالکی علماوفقہا کی تصنیفات سے عبارتیں پیش کی جارہی ہیں۔

☆شرح میارہ میں ہے: **صلوات اللہ التی لاتحصی عددا و سلامہ الذی لا ینقضی امدا ورضوانہ وتحیاتہ و رحمتہ و بر کاتہ المسر مدات ابدا علی العلم الاکبر و سید الاطھر ،سر الوجود ، و عین الوجود ،سید الکو نین و رسول الملک الاعلیٰ الی الثقلین النبی الممجد سیدنا ومو لا نا محمد صلی اللہ علیہ و سلم** "یعنی:پوری خلقت کے سب سے بڑے عالم،پاک طینتوں کے سردار،رازکن فکاں،منبع وجود،کونین کے سردار،فرشتوں،جنوں ،انسانوں کے پیغمبر یعنی حضور اقدس ﷺ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے شمار درود،لامتناہی سلام ،دائمی رضوان وتحیت اور سرمدی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔[شرح میارہ،ج:۱،ص:۷،مکتبہ شاملہ]

☆**الصلاۃ والسلام علی نبیہ عدد ما ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ الغافلون وعدد ما فی علم اللہ من یوم خلق الدنیا الی قیام الساعۃ** "یعنی:حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ذکر کرنے والوں اور ذکر سے غافل لوگوں کی تعداد اور ابتداے آفرینش سے روز جزا تک کی تمام چیزوں کی تعداد کے برابر درودوسلام نازل ہو۔[البھجہ فی شرح التحفہ،فصل فی ذکر موانع المیراث،ج:۲،ص:۷۰۵،شاملہ]

☆**اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم تسلیما عدد معلو ما تک فی کل وقت و حین** "ترجمہ:اے اللہ!ہمارے آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،آپ کی آل اور صحابہ پر ہمہ وقت اپنی معلومات کی تعداد کے برابر درودوسلام نازل فرما۔[منح الجلیل،ج:۹،ص:۷۲۱]

☆**صلی اللہ علیہ و علی آلہ وصحبہ و شیعتہ وحزبہ کل الاوقات صلا ۃ وسلا ما دائمین متلا زمین نستمطر بھما غیوث السعا دات**

"ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل، صحابہ اور جماعت [اہل سنت و جماعت] پر ہر وقت تسلسل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایسا درود ہو جس سے ہم باران سعادت حاصل کریں۔ [حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر، ج:ا، ص:ا]

☆ **احمده كثيرا عدد خلقه و ملء ارضه و سمواته**": ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اور جتنی اشیا کو زمین و آسمان گھیرے ہوئے ہیں ان کی تعداد کے برابر۔ [الاستذکار، ج:ا، ص:اا]

﴿کتب حنابلہ سے استدلال﴾

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے جملہ متبعین و پیروکار کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دفعہ میں کروڑوں درود اور لاکھوں سلام بھیجنا جائز ہے۔ مذہب حنبلی کی کثیر معتمد کتابوں میں درود و سلام کے ایسے اچھوتے اور دلنشیں کلمات استعمال کیے گیے ہیں، جنھیں پڑھ کر قلب و جگر کو تازگی اور حب صادق کو بالیدگی کی دولت بے بہا نصیب ہو جاتی ہے۔ آپ بھی ان پاکیزہ کلمات کو پڑھ کر اپنے قلب و جگر میں درود و سلام کی قندیلیں روشن کریں!

☆ **صلى الله عليه و على آله واصحابه خير صحب وخير آل صلاة دائمة بالغد و الأصال** " ترجمہ: صبح و شام، ہمہ وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابۂ کرام پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔ [الانصاف، ج:ا، ص:۱۵، شاملہ]

☆ **صلى الله عليه و آله الاطهار وصحابته المصطفين الاخيار صلاة تجوز حد الاكثار دائمة بدوام الليل و النهار** " ترجمہ: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی طیب و طاہر اولاد اور بہترین صحابہ پر، جب تک رات و دن قائم رہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا اتنا درود ہو جو کثرت کی حد سے بھی تجاوز کر جائے۔ [الکافی فی فقہ ابن حنبل، ج:ا، ص:۱۵]

☆ **صلى الله عليه و سلم وآله وصحبه ما جاد سحاب بودقه و ما رعد ببرقه** " ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر اللہ تعالیٰ کا درود و سلام ہو جب تک بادل باران رحمت نازل کرے اور آسمان کی بجلی چمکتی رہے [عمدۃ الفقہ ج:ا، ص:اا

☆ **صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ و اشیاعہ و احزابہ ما جری یراع و طابت بذکرہ الاسماع و سلم تسلیما** ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل، اصحاب اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا اس وقت تک کثیر درود و سلام ہو جب تک خوش کن کلام کا سلسلہ جاری رہے اور اس کے ذکر سے لوگوں کے کان لطف اندوز ہوتے رہیں۔[مطالب اولی النھی، ج:۱،ص:۳،شاملہ]

﴿کچھ متفرق کتابوں سے استدلال﴾

سبل الھدیٰ میں ہے: **اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ عدد ما خلقت و عدد ما انت خالق فی کل سنۃ و شھر و جمعۃ و یوم و لیلۃ و ساعۃ و لحظۃ و لمحۃ** '' ترجمہ: اے اللہ! ہمارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل، اصحاب اور ازواج مطہرات پر ہر سال، ہر مہینہ، ہر جمعہ، ہر دن، ہر رات، ہر گھڑی بلکہ لحظہ لحظہ ان تمام مخلوق کی تعداد کے برابر درود نازل فرما، جنہیں تو نے پیدا کیا ہے اور جنہیں تو آئندہ پیدا کرنے والا ہے۔[سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، الباب الرابع فی آداب زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج:۱۲،ص:۳۹۱،شاملہ]

الحمد للہ عدد قطر الماء و ورق الشجر و تسبیح الملائکۃ و عدد ما یکون فی البر و البحر و عدد انفاس الخلق '' ترجمہ: پانی کے قطروں، درخت کے پتوں، فرشتوں کی تسبیحات، خشک وتر کی جملہ مخلوقات اور ان کی سانسوں کی تعداد کے برابر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد ہے۔[المجالسۃ وجواھر العلم، ج:۱،ص:۳۴۲،شاملہ]

امام محی السنۃ حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''**صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ الغافلون و علی آلہ و صحبہ و سلم** '' ترجمہ: ذاکرین وغافلین کی تعداد کے مطابق، حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل فرمائے[الانوار فی شمائل النبی المختار، ج:۱،ص:۳۲۱]

''**الحمد للہ عدد ما احاط بہ علمہ** '' ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حمد ان تمام چیزوں کے برابر، جنہیں اس کے علم قدیم نے گھیر رکھا ہے۔[شرح نھج البلاغۃ، ج:۶،ص:۱۸۵،شاملہ]

علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"**لک الحمد عدد ما انعمت علینا**" ترجمہ: اے اللہ! تیری نعمتوں کی گنتی کے برابر تیری حمد ہے۔ [الشکر، ج:۱، ص:۵۵، المواتف، ج:۱، ص:۵۵، شاملہ]

"**والحمد لله علی ذالک عدد نعمه التی لا تحصیٰ**" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کی تعداد کے برابر، اس کے لیے حمد ہے۔ [الانس الجلیل بتاریخ القدس والخلیل، ج:۱، ص:۲۲۴، ذکر ندب زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم]

صلی الله علیه و سلم صلاة دائمة عدد ما خلق الله و عدد ما هو خالقه " ترجمہ: حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ان تمام مخلوق کی تعداد کے برابر درود وسلام ہو، جنہیں اللہ نے پیدا کر دیا ہے، اور جنہیں وہ پیدا کرے گا۔ [بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب، ج:۱، ص:۱، شاملہ]

صلی الله و سلم علی محمد و علی آل محمد عدد ما صلی علیه المصلون منذ بعثته الی الآن و عدد ما سیصلی علیه المصلون من الآن الی انقضاء العالم " ترجمہ: حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر درود وسلام ہو، جو بعثت سے اب تک درود پڑھ چکے، اور جو اس وقت سے لے کر انتہائے جہاں تک درود پڑھتے رہیں گے۔ [ولایۃ اللہ والطریق الی اللہ، ج:۱، ص:۳۸۹]

﴿کچھ معتمد شعرا کے اشعار سے استدلال﴾

☆ تاجدار چمنستانِ اجتہاد، شہنشاہ گلستانِ فقاہت، واقفِ رموز شریعت وطریقت، آسمان فقہ وافتا کے مہ کامل، فلک حدیث کے بدر منیر، علم لدنی کے جامہ شامہ عنبر سے آراستہ شخصیت کو "**نعمان بن ثابت**" کہا جاتا ہے۔ آپ کو دنیا بھر کے ارباب علم ودانش اور اصحاب قرطاس و قلم، امام اعظم، امام الائمہ، سراج الامہ، کاشف الغمہ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سید الاولیاء والمحدثین اور ان جیسے ڈھیروں القاب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کے علم وفضل کی رفعت و بلندی کو سمجھنے کے لیے مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ عظمت نشان کافی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، اسی مجلس میں سورۂ جمعہ نازل ہوئی، جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سورت کی یہ آیت پڑھی: **وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ** " تو حاضرین میں سے کسی صحابی نے پوچھا، **یا رسول اللہ** ! یہ دوسرے حضرات کون ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے، جب بار بار استفسار کیا گیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کاندھے پر دست اقدس رکھ کر ارشاد فرمایا:

" **لو كان الايمان عند الثريا لناله رجل من هولاء** " ترجمہ: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو اس کی قوم کا ایک شخص اس کو ضرور تلاش کر کے لائے گا۔

یہ حدیث پاک متعدد سندوں سے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے، کچھ محدثین نے " **ایمان** " کی بجائے لفظ " **علم** " بھی بیان کیا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی اور ان کے علاوہ بے شمار محدثین وفقہا نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ اس حدیث کے مصداق صرف امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ امام اعظم کے زمانہ سے اب تک اہل فارس سے کوئی بھی آپ کے علم وفضل تک نہ پہونچ سکا۔

درود وسلام کے باب میں آپ کا بھی موقف یہی ہے کہ یکبارگی بے شمار و بے حساب درود وسلام بارگاہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے جاسکتے ہیں، شہادت کے طور پر آپ کا مشہور زمانہ قصیدہ " **قصیدہ نعمانیہ** " کے یہ اشعار دیکھے جاسکتے ہیں۔

صلی علیک اللہ یا خیر الوریٰ   ما حنّ مشتاق الی مثواکا

و علی صحابتک الکرام جمیعھم   والتابعین و کل من والا کا

ترجمہ: اے ہدایت کے روشن مینار! اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے، جب تک کوئی مشتاق دیدار آپ کی آرام گاہ [تربت انور] کا مشتاق رہے۔ اور آپ کے تمام صحابۂ کرام اور تابعین پر اور ہر اس شخص پر جو آپ سے محبت رکھے۔ [الخیرات الحسان فی ترجمۃ أبی حنیفۃ النعمان]

☆ حضرت ابوعبداللہ محمد بن ابی خصال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گیارہ عربی اشعار پر مشتمل ایک متوسط استغاثہ نامہ ہے، جو اہل علم کے درمیان خاصا مقبول ہے، ارباب علم و دانش اور اصحاب عشق وعرفان دفع امراض واسقام کے لیے اسے تریاق اور اکسیر اعظم سمجھتے ہیں، اس میں ایک ایسے شخص کی شفایابی کے لیے حضور اقدس سید عالم ﷺ سے التجا کی گئی ہے، جس سے اس دور کے ماہر اطبا بھی عاجز آ گئے تھے، مزار انور کے پاس مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھے گیے، بخت خفتہ کا خوابیدہ ستارہ جگمگا اٹھا، اور اسی وقت شفایابی کی دولت بے بہا سے مالا مال ہوئے۔ ان پاکیزہ اور مبارک ومسعود اشعار میں سے مؤخر الذکر شعر درود وسلام سے متعلق ہے، جس میں شاعر نے بڑے ہی اچھوتے اور دلنشیں لب ولہجہ میں بارگاہ خیر الانام میں اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کیا ہے۔ ان کے کلمات یہ ہیں:

علیک سلام اللہ عدۃ خلقہ　　ومایقتضیہ من مزید و من ضعف

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ کا سلام نازل ہو، مخلوق کی تعداد کے برابر، اس سے بھی زیادہ، بلکہ کئی گنا زیادہ، جس کا وہ مقتضی ہے۔ [وفاء الوفاء، ج:۴، ص:۳۸۷]

سبحان اللہ! دنیا وآخرت کی تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر، اس سے زائد بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ درود وسلام یک بارگی بارگاہ خیر الانام میں پیش کیے گیے ہیں، یہ اظہار عقیدت کے ساتھ ساتھ اظہار حقیقت بھی ہے، اور حضور ﷺ نے اس پر قبولیت کی مہر ثبت فرما کر یہ اشاریہ بھی دے دیا ہے کہ ایک ساتھ لاکھوں سلام، کروڑوں درود بھیجنا جائز و مستحسن ہے۔

☆ شیخ محمد بن فرج سبتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: [یہ بھی ساتویں ہجری کے بزرگ ہیں]

صلاۃ و تسلیم ورحمی بلا انتہا　　علی من غدا فذ الوجود و فردہ

ترجمہ: بے انتہا درود وسلام اور رحمتیں ہوں، ان پر جو جود میں منفرد اور یکتا ہیں۔ [المجموعۃ النبھانیۃ، ج:۲، ص:۳۰]

☆ "**وفاء الوفاء**" میں امام عارف باللہ ابومحمد عبداللہ بن ابی عمر دسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ اشعار شامل کیے گیے ہیں، حمد باری، اوصاف نبی، رفعت مقام صحابہ، نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بیعت رضوان اور استعانت ووسیلہ سے متعلق آیات واحادیث

کی ترجمانی، دلنشیں و دل پذیر لب ولہجہ میں کی گئی ہے، کچھ اشعار درود وسلام کے حوالے سے بھی ہیں، جن سے اس بات کی تعیین ہو جاتی ہے کہ درود وسلام کے باب میں شاعر کا موقف بھی وہی ہے جو جملہ علمائے اہل سنت کا ہے۔ ان میں سے یہ شعر خاصی توجہات کا حامل ہے:

صلی علیه الله غیر مقید و علیه من بر کا ته انما ها

ترجمہ: ان پر اللہ تعالیٰ کا، لامحدود درود ہو، اور وافر برکتیں نازل ہوں۔ [وفاء الوفاء، ج:۴، ص:۲۱۹]

☆ شیخ برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم قیراطی مصری [وفات: ۷۸۱ھ] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور اقدس سید عالم ﷺ، اہل بیت، صحابہ اور تابعین کی بارگاہ میں اس طور پر درود وسلام کا خراج پیش کیا ہے۔

فعلیک الصلاة من خالق الخل.....ق دو ما تبقی بغیر انتهاء

و علی آلک الذین ترقوا رتب المکرمات والاقرباء

وعلی الصحب أجمعین و با ت مبغضوهم بذلة و شقاء

و علی التابعین للحشر بالاح...سان لا زال قدرهم فی اعتلاء

ما سقی الغیث روض أرض أریضا و همی فی نادیه بالأنداء

ترجمہ: (۱) آپ پر خالق کائنات کی جانب سے بے انتہا درود ہو، جو ہمیشہ باقی رہے۔ (۲) اور آپ کے اہل بیت پر، جو فضائل وکمالات کے درجات تک ترقی کیے، اور آپ کے اعزہ واقرباپر۔ (۳) اور تمام صحابہ پر، جن سے بغض وحسد رکھنے والے ذلت وہوان اور بدبختی ونامرادی کے ساتھ لوٹے۔ (۴) اور بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر، حشر تک ان کی قدر ومنزلت بلند ہوتی رہے۔ (۵) جب تک بادل کسی زمین کے شاداب اور خوش نما باغ کو سیراب کرے، اور اس کی محفل میں بارش کرے۔ [المجموعۃ النبہانیۃ، ج:۱، ص:۱۵۵]

☆ "سیرت رسول" پر لکھی گئی عالم گیر شہرت کی حامل کتاب "المواهب اللدنیه" کے آغاز ہی میں ۹۱ اشعار پر مشتمل ایک متوسط قصیدہ شامل کیا گیا ہے، شاعر نے حضور اقدس، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت، طہارت وپاکیزگی، رفعت وبلندی علم وعمل، فضل وکمال اور زہد وورع کے بارے میں بڑے ہی پاکیزہ خیالات اور طیب وطاہر

عقیدتوں کا اظہار زمینی حقیقتوں کی روشنی میں کرنے کی مبارک ومسعود کوشش کی ہے، درود وسلام کے حوالے سے یہ پاکیزہ شعر قابل قدر توجہات کا حامل ہے۔ شعر یہ ہے:

علیک صلاة الله منه تواصلت صلاة اتصال عنک لا تتنصل

ترجمہ: آپ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے پیہم اور مسلسل درود نازل ہو، جو آپ سے کبھی بھی جدا نہ ہو۔ [المواہب اللدنیہ، ج:۱، ص:۲]

سبحان اللہ! درود سے متعلق یہ مبنی بر حقیقت شعر کتنا دلکش ودلربا ہے، اس طہارت وتقدس سے لبریز شعر سے پھوٹنے والی کرنیں، عشاق مصطفیٰ جان رحمت کے مشام جاں کو کس قدر منور وتاباں کر رہی ہیں، شاعر نے دائمی وسرمدی اور غیر متناہی درود کے گلدستے بارگاہ سید الانام میں پیش کیے ہیں۔ اس لامتناہی درود کی مقدار وتعداد کیا ہے؟ یہ ماو شما کی طاقت سے باہر کی چیز ہے، مزے کی بات تو یہ ہے کہ یہ بے حساب اور بے شمار درود یکبارگی پیش کیے جا رہے ہیں۔

☆ شیخ جمال الدین ابوزکریا صرصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [وفات: ۶۵۶ھ]
بغداد کے بڑے شعرا میں سے تھے، ان کی متعدد مصنفات ہیں، فقہ حنبلی میں ان کی کتاب "قصیدہ دالیہ"، بہت شہرت کی حامل ہے، حضور اقدس ﷺ کی تعریف وتوصیف سے متعلق ان کا نعتیہ دیوان "**المنتقیٰ من مدائح الرسول**" ارباب علم ودانش کے مابین خاصا مقبول ہے، یہ بھی یکبارگی لامتناہی درود وسلام بھیجنے کے جواز کے قائل ہیں، ان کے مبارک ومسعود کلمات یہ ہیں:

یا نبی الهدیٰ علیک السلام کلما عاقب الضیاء الظلام

ترجمہ: اے پیغمبر رشد وہدایت! آپ پر سلام ہو، جب جب روشنی کے بعد تاریکی آئے۔ [یعنی ہمہ وقت، شب وروز آپ پر سلام ہو] [**المجموعة النبهانية**، ج:۴، ص:۶۸]

محترم قارئین! شاعر نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گلدستۂ سلام پیش کرنے کے لیے جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے، وہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ ہر فرد پر واضح ہے کہ روشنی کے بعد تاریکی اور تاریکی کے بعد روشنی کی آمد کا سلسلہ صبح قیامت تک

جاری رہے گا اور یہ بھی ہر فرد پر عیاں ہے کہ اس طویل مدت میں اگر ہمہ وقت درود وسلام میں زمزمہ سنج رہا جائے، تو وہ کتنے ارب، کھرب کو متجاوز ہوں گے، یہ انسانی تصور سے بالاتر ہے ،لطف کی بات تو یہ ہے کہ یہ اربوں، کھربوں سلام بارگاہ خیر الانام میں شاعر نے یکبارگی پیش کیے ہیں۔

☆ شیخ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ [وفات: ۶۹۷ھ]

ایک ماہر اور قادر الکلام عربی شاعر تھے، آپ کی شاعری لفظی ومعنوی محاسن کی مرقع جمیل ہوتی تھی ،فصاحت و بلاغت ،کشش و جاذبیت ،پاسداری شریعت آپ کے اشعار کے خاص اوصاف ہیں،''قصیدہ بردہ'' کے نام سے آپ کا مشہور کلام ارباب علم ودانش اور اصحاب عشق و عرفان کے درمیان از حد مقبول ہے۔اس قصیدہ کا اجمالی تعارف یہ ہے کہ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اچانک ایک روز فالج کا شدید حملہ ہوا، اور جسم کا نصف حصہ شل ہو گیا، علاج بسیار کے باوجود شفا یابی ہاتھ نہ آئی، پھر اچانک ذہن ودماغ نے یاوری کی، اور ۱۶۱/ عربی اشعار پر مشتمل ایک مبسوط قصیدہ تحریر کیا، بخت خوابیدہ کا ستارہ جگمگا اٹھا، خواب میں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصیدہ پڑھنے کا حکم دیا، ابھی عشق ومحبت کی سرمستیوں میں منہمک ہوکر اشعار پیش ہی کر رہے تھے کہ حضور نے نوازشات کی بارش فرمائی، بردہ یعنی انوار وتجلیات سے معمور اپنی چادر رحمت عطا فرمائی، اور بوصیری کے شل شدہ حصے پر دست شفا پھیرا، بوصیری کی حالت پہلے سے بھی بہتر ہوگئی۔امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان مقبول زمانہ اشعار میں سے مؤخر الذکر تین شعر درود سے متعلق ہیں، ان کی روشنی میں یہ واشگاف ہوجاتا ہے کہ درود وسلام کے باب میں ان کا بھی موقف یہی ہے کہ ایک دفعہ میں متعدد بار درود وسلام بھیجنا جائز ہے۔اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے اس پر قبولیت کی مہر لگا کر ہمیشہ کے لیے اعتراضات کا دروازہ مسدود فرمادیا۔وہ اشعار یہ ہیں:

وائذن لسحب صلاۃ منک دائمۃ   علی النبی بمنھل و منسجم

والآل والصحب ثم التابعین لھم   اھل التقی والنقی والحلم والکرم

ما رنحت عذبات البان ریح صبا   واطرب العیس حادی العیس بالنغم

ترجمہ(۱): [اے اللہ] تو اپنی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ ہمیشہ نبی اکرم ﷺ پر موسلا دھار اور لگا تار رحمت کی بھرن برساتے رہے۔ **(۲)** اور آپ کے اہل بیت، صحابہ اور ان کی پیروی کرنے والوں پر جو تقویٰ و پرہیز گاری، طہارت و پاکیزگی، حلم و بردباری اور جود وسخا کے پیکر ہیں۔ **(۳)** جب تک بادصبا سے درخت بان کی شاخیں جھومتی رہیں اور جب تک حدی خواں اپنے پرکیف نغموں سے اونٹوں کو مست اور تیز گام کرتے رہیں۔

امام بوصیری علیہ الرحمہ نے مذکورہ اشعار میں یہ تخیل پیش کیا ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اس وقت تک درود نازل ہو، جب تک بادصبا کے پرکیف جھونکوں سے درخت بان کی شاخیں جھومتی رہیں۔ ظاہر ہے کہ بادصبا کا چلنا اور اس سے درخت بان کی شاخوں کا جھومنا آنی نہیں بلکہ یہ قیامت تک مستمر رہنے والی چیز ہے اور اس عرصۂ دراز میں تسلسل کے ساتھ پڑھے جانے والے درود کتنے ارب، کھرب کو متجاوز ہوں گے؟ یہ ماوشما کے بس سے باہر کی چیز ہے، اس مقام پر قابل توجہ جو بات ہے، وہ یہ ہے کہ اتنے اربوں، کھربوں درود، امام بوصیری علیہ الرحمہ نے یکبارگی پیش کرنے کی سعئ محمود کی ہے۔

ذیل میں کچھ اور بھی اشعار بطور استدلال پیش کیے جارہے ہیں، اور چونکہ ان سب کا مآل اور لب لباب تقریباً ایک ہی ہے اس لیے سب کا خلاصہ ذکر کر کے ایک ساتھ وضاحت کر دینا مناسب ہے۔ ان اشعار کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو جب جب نسیم سحر گاہی چلے اور درختوں کی ڈالیاں جھومتی رہیں۔ ☆ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو، جب تک بادصبا چلتی رہے اور شاخوں میں نکلی ہوئی چھوٹی ٹہنیاں اپنی شاخوں کے ساتھ جھومتی رہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت تک درود وسلام ہو جب تک بادصبا نرم خرام ہو یا سبک رو ہو۔ ☆ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود وسلام ہو جب تک پیلو کی شاخوں پر کبوتر نغمہ سنجی کریں۔ ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو جب تک ستاروں کی روشنی ظاہر ہوتی رہیں۔

☆ صبح وشام، ہر لحہ، ہر آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر، درود وسلام ہو۔

معمولی عقل وخرد کا انسان بھی قدرے توجہ کے بعد بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مذکورہ

سطور میں درود وسلام کے کلمات گوکہ مختلف ہیں تاہم سب کا مآل اور مرجع ایک ہی ہے، اور وہ یہ ہے کہ روز جزا تک تسلسل کے ساتھ، ہر لحہ اور ہر آن حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ،اللہ تعالیٰ کا درود وسلام نازل ہو۔اب سوال یہ ہے کہ ان درود وسلام کی تعداد اور مقدار کیا ہے ؟ ظاہر ہے کہ یہ انسان کی قوت اعداد وشمار سے باہر کی چیز ہے۔واضح رہے کہ ان بے شمار اور ان گنت درود وسلام کے گلدستے بارگاہ خیر الانام میں پیش کرنے کے لیے شاعروں نے الگ الگ بے شمار کلمات استعمال نہیں کیے ہیں بلکہ ایک ہی جملہ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔[اشعار اور ان کا ترجمہ ذیل میں ملاحظہ کریں۔]

☆ حضرت صفی حلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:[وفات:۷۵۰ھ]

فعلیک من رب السلام سلامہ   والفضل و البرکات والرضوان

و علی صراط الحق آلک کلما   ھب النسیم و مالت الاغصان

ترجمہ:(۱) آپ پر ربّ سلام کا سلام، فضل وکرم، رضا وخوشنودی اور برکتیں ہوں ۔(۲)اور آپ کے اہل بیت پر جو کہ حق کا راستہ ہیں، جب بھی نسیم سحر گاہی چلے، اور درختوں کی ڈالیاں جھومیں۔[المجموعۃ النبھانیہ، ج:۴،ص:۲۰۳]

☆ شیخ شہاب الدین محمود حلبی [وفات:۷۲۵ھ] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شعر وادب میں امتیازی مقام حاصل تھا، انہوں نے حضورﷺ کی بارگاہ میں بے شمار درود بھیجنے کے لیے ان الفاظ کا انتخاب کیا ہے:

صلی علیک اللہ ما ھبت صبا   فاختالت الاغصان فی عذباتھا

أو غنت الورقاء فی أوراقھا   تدعو الھدیل بھا الی وکناتھا

ترجمہ:(۱)اللہ تبارک وتعالیٰ کا آپ پر درود وسلام ہو، جب تک بادصبا چلتی رہے اور شاخوں میں نکلی ہوئی چھوٹی ٹہنیاں اپنی شاخوں کے ساتھ جھومتی رہیں۔(۲) یا خاکستری رنگ کی کبوتری ان کے پتوں پر گاتی رہے، اور اس کے ذریعے اپنے بچے کو اپنے گھونسلوں کی جانب بلاتی رہے۔[المجموعۃ النبھانیہ، ج:۱،ص:۵۱۶]

☆ شیخ جمال الدین محمد بن محمد مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [وفات:۷۶۸ھ] بھی

اس بات کے قائل ہیں کہ یکبارگی اربوں، کھربوں درودوسلام بارگاہ خیرالانام میں پیش کیے جا سکتے ہیں، ان کے الفاظ یہ ہیں:

علیک من الملیک بکل وقت صلاۃ فی الجنان لھا أداء

ترجمہ: مالک حقیقی کی جانب سے ہر لحمہ، ہر آن آپ پر درودوسلام ہو، جس کی ادائیگی جنت میں ہوگی۔ [المجموعۃ النبھانیۃ، ج:۱، ص:۱۳۱]

☆ شیخ عبدالرحیم بن احمد بن علی بُرعی رحمہ اللہ تعالیٰ [وفات: ۸۰۳ھ] بہت بڑے صوفی شاعر، کہنہ مشق مفتی اور جلیل الشان مدرس گزرے ہیں، آپ یمن کی مشہور جگہ "**نیا بتیــــن**" میں پیدا ہوئے۔ "دیوان شعر" نامی مجموعہ کافی شہرت کا حامل ہے، آپ کے زیادہ تر اشعار حضور اقدس سید عالم ﷺ کی مدح وستائش سے متعلق ہیں، درودوسلام کے حوالے سے آپ کے خیالات بھی بڑے پاکیزہ ہیں، بے شمار و بے حساب درود بھیجنے کے لیے آپ نے ان الفاظ کا انتخاب کیا ہے:

علیک صلاۃ ربک ما تبارت صبا نجد نسیما أو رخدا

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کے رب کا اس وقت تک درود ہو جب تک نجد کی بادصبا نرم خرام ہو یا سبک رو۔ [المجموعۃ النبھانیۃ، ج:۱، ص:۱۳۲]

☆ حضرت امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "**المـواھب اللدنیہ**" میں ابوالحکم بن مرحل کے کچھ اشعار نقل کیے ہیں، ان میں سے ایک شعر سلام سے بھی متعلق ہے، جس میں غیر محدود سلام کا خراج بارگاہ رسالت مآب میں پیش کیا گیا ہے، اور اسی سے دونوں بزرگوں کے موقف کی بھی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ ان کے طیب و طاہر کلمات یہ ہیں:

سلام علیہ کلما ھبت الصبا وغنت باغصان الأراک حمائمہ

ترجمہ: ان [حضور ﷺ] پر سلام ہو، جب بھی بادصبا کی سبک خرامی ہو اور پیلو کی شاخوں پر کبوتر نغمہ سنجی کریں۔ [المواھب اللدنیہ، ج:۱، ص:۳۳۹]

☆ ابوالفضل حافظ شہاب الدین احمد بن علی معروف بہ امام ابن حجر عسقلانی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ [وفات: ۸۵۲ھ] جلیل القدر حافظ حدیث، صاحب تصانیف کثیرہ، متقدمین و متاخرین کے اخبار واحوال کے عارف، اور یکتائے روزگار بزرگ کا نام "احمد بن علی [ابن حجر] ہے۔ آپ متعدد فنون کے ساتھ ساتھ شعر وادب میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے، اور گاہے بگاہے بارگاہ خیر الانام میں اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کرتے رہتے تھے، درودوسلام کے باب میں آپ کا بھی یہی موقف ہے کہ یکبارگی بے شمار درودوسلام بھیجے جاسکتے ہیں۔ آپ کے شعر کے طیب وطاہر کلمات یہ ہیں:

علیک سلام رب الناس یتلو صلاۃ فی الصباح و فی المساء

ترجمہ: تمام لوگوں کے پروردگار کا آپ پر درود کے بعد سلام صبح وشام نازل ہوتا رہے۔[**المجموعۃ النبھانیۃ**، ج:۱،ص:۱۶۹]

☆ شیخ عبدالرحمن دیبعی رحمہ اللہ تعالیٰ [وفات: ۹۴۴ھ] بہت بڑے مؤرخ اور محدث گزرے ہیں، یہ "**یمن**" کے مشہور ومعروف شہر "**زبید**" میں پیدا ہوئے اور یہیں ان کی وفات بھی ہوئی، امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیروکاریں میں سے تھے۔ درودوسلام سے متعلق ان کا بھی موقف یہی ہے کہ ایک دفعہ میں بے شمار درودوسلام پیش کرنا درست ہے۔ ان کے پاکیزہ کلمات یہ ہیں:

علیک من المھیمن کل وقت صلاۃ ما بدا نور الکواکب

تعم الآل و الاصحاب طرّا جمیعھم و عترتہ الأطایب

ترجمہ: (۱) ان [حضور ﷺ] پر امن وامان دینے والے رب کی جانب سے ہر وقت درود نازل ہو، جب تک ستاروں کی روشنی ہویدا ہوتی رہے۔ (۲) یہ رحمتیں آپ کے سارے صحابہ اور اہل بیت اطہار کو شامل ہوں۔[مولد النبی، ص:۵۰]

☆ بغداد شریف کی برکت نشاں سرزمین سے "**التربیۃ الاسلامیہ**" نامی ایک مذہبی رسالہ شائع ہوتا تھا، ۱۳۹۶ھ صفر اور ربیع الاول کے شمارہ میں عبداللہ ذیاب عکیدی نام کے ایک شیریں مقال شاعر کے کچھ اشعار شائع ہوئے، شاعر نے حضور اکرم، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعدد اوصاف حسنہ بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ بیان کیے ہیں

۔ایک شعر درود وسلام سے متعلق بھی ہے،درود وسلام کے باب میں ان کا بھی موقف یہی ہے کہ یکبارگی بے شمار درود وسلام بارگاہ سید الانام میں پیش کیے جاسکتے ہیں۔بطور شہادت ان کا یہ شعر دیکھا جاسکتا ہے۔لکھتے ہیں:

علیک صلاۃ ربی کل وقت مع التسلیم والصحب الکرام

ترجمہ:**یا رسول اللہ**! آپ پر اور صحابۂ کرام پر ہمہ وقت میرے رب کا درود وسلام ہو۔[**التوبیۃ الاسلامیۃ**،بغداد،صفر وربیع الاول،۱۳۹۶ھ،ص:۳۵]

کچھ مخالفین کی کتابوں سے استدلال

محمد بن عبدالوہاب نجدی[۱۱۱۵ھ/۱۲۰۶ھ۔۱۷۰۳ء/۱۷۹۲ء]

وہابی:یہ ایک نیا فرقہ ہے،جو ۱۲۰۹ھ کو پیدا ہوا،اسی باطل فرقہ کے بانی کا نام محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے،اس نے شرک وکفر سے بھری ہوئی،قرآن اور احادیث کے صریح نصوص کے خلاف ایک کتاب لکھی جس کا نام ''کتاب التوحید'' رکھا،ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا،اور اس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا،اسی سے ہندوستان میں وہابیت پھیل گئی۔اس اعتبار سے محمد بن عبدالوہاب نجدی،وہابیوں اور دیو بندیوں کے مورث اعلیٰ اور پیشوائے اعظم ہوئے۔عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے خطبوں میں انہوں نے تسبیح وتحمید اور درود وسلام کے ایسے کلمات استعمال کیے ہیں،جن سے یکبارگی کثیر حمد بیان کرنے اور بے شمار درود بھیجنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔شہادت کے طور پر درج ذیل عبارتیں ملاحظہ کریں!

''**اللہ اکبر عدد ما صام صائم و افطر ،اللہ اکبر عدد ما هلّل مهلّل و کبر** '' ترجمہ:روزہ رکھنے والوں اور افطار کرنے والوں کی تعداد کے برابر'' **اللہ اکبر** ''اور'' **لا الہ الا اللہ** '' پڑھنے والوں اور تکبیر کہنے والوں کی تعداد کے برابر'' **اللہ اکبر** ''۔[الخطب المنبریۃ لمحمد بن عبدالوھاب،ج:۱،ص:۳،شاملہ]

محترم قارئین! ٹھنڈے دل سے غور کر کے یہ بتائیں! کہ جب یکبارگی روزہ رکھنے والوں اور افطار کرنے والوں کی تعداد کے برابر یعنی بے شمار حمد باری بیان کرنا صحیح ہے،تو کثیر

درود وسلام ایک دفعہ میں بھیجنا کیوں کر نا جائز ہے۔

ع آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے۔

اگر خاص طور پر درود وسلام کے تعلق سے ہی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے کلمات دیکھنے کی خواہش ہے، تو ذیل کی یہ عبارت دیکھیں!

" اللهم صل على عبدک و رسولک محمد وعلى آله واصحابه .... عدد ما اضمره الجنان و نطق به اللسان و تحركت به الاركان "

ترجمہ: اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر ، دلوں کے رازوں، زبانوں کی بولیوں اور اعضا کی حرکتوں کی تعداد کے برابر درود نازل فرما۔

[الخطب المنبریہ لمحمد بن عبد الوھاب، خطبہ عید الفطر، ج:۱، ص:۳۲، شاملہ]

ابن تیمیہ [۶۶۱ھ/۷۲۸ھ] اور ابن قیم جوزیہ

ابن تیمیہ اور ابن قیم جوزیہ کے بہت سارے افکار وخیالات اور عقائد ومعمولات قرآن وحدیث اور اجماع امت کے یکسر خلاف ہیں۔ ان کے کچھ فاسد عقائد یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کا جسم ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ نقل مکانی کرتا ہے۔ (۳) انبیا علیہم الصلاۃ والسلام معصوم نہیں ہیں۔ (۴) انبیا واولیا سے استعانت ناجائز ہے۔ (۵) روضۂ رسول کی زیارت کے لیے سفر کرنا ناجائز وحرام ہے۔ (۶) حائضہ عورت کے لیے طواف کعبہ کرنا جائز ہے۔ (۷) ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق ایک ہی ہوگی [فتاویٰ حدیثیہ، ص:۹۹۔۱۰۱، مصر]

ان باطل وعاطل افکار وخیالات کی بنا پر اُسی زمانے میں کچھ علما نے ان پر حکم کفر بھی عائد کیا تھا۔ ان میں علامہ برہان بن کاح فزاری، علامہ بدر بن جماعہ شافعی، علامہ محمد بن جریری حنفی، علامہ محمد بن ابی بکر مالکی اور علامہ احمد بن عمر مقدسی حنبلی کے اسما سر فہرست ہیں۔ جب کہ ان کے ضال ومضل [گمراہ، گمراہ گر] ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

" یکبارگی لاکھوں، کروڑوں درود وسلام " سے متعلق ان کا کیا موقف ہے؟ اس کی وضاحت سے قبل یہ واضح کر دینا مناسب ہے کہ ابن تیمیہ کا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا مقام ہے؟

ابن تیمیہ اور ابن قیم علمائے دیوبند کی نظر میں

علمائے دیوبند میں ایک نمایاں نام ''مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی'' کا ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل ''تاریخ دعوت وعزیمت'' نامی ایک کتاب ہے جو انہیں کی تصنیف ہے، اس کی دوسری جلد کو انہوں نے ابن تیمیہ اوران کے تلامذہ خصوصاً ابن قیم جوزیہ کے نام وقف کر دیا ہے۔ ندوی صاحب، ابن تیمیہ کو نہ صرف علامۂ زماں بلکہ مجتہد اور تفسیر وحدیث وفقہ میں امام بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے جملے یہ ہیں:

''شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے اپنے دور میں علوم اسلامیہ میں مجتہدانہ مقام حاصل کیا اور تفسیر وحدیث وفقہ میں بیک وقت اپنی امامت، تبحر اور غیر معمولی عبور کا جو نقش اپنے زمانہ پر قائم کیا، اس میں بہت بڑا دخل ان کے غیر معمولی حافظہ اور ذہانت کا تھا'' [تاریخ دعوت وعزیمت، ج:۲، ص:۱۱۷]

ندوی صاحب نے ایک مقام پر ابن تیمیہ اوران کے تلمیذ ارشد ابن قیم جوزیہ کو نہ صرف علامہ بلکہ خداشناس اور صاحب ذوق ومعرفت بزرگ بھی تسلیم کیا ہے۔ ندوی صاحب کے کلمات یہ ہیں:

''دونوں [ابن تیمیہ اور ابن قیم جوزیہ] اعلیٰ درجہ کے عارف باللہ اور صاحب ذوق ومعرفت بزرگ تھے''۔ ''شیخ الاسلام کا شمار اس امت کے عارفین اور اہل اللہ میں کیا جانا چاہئے''۔ [تاریخ دعوت وعزیمت، ج:۲، ص:۱۲۶]

ندوی صاحب کے نزدیک ابن تیمیہ جس طرح کثیر علوم وفنون میں امامت اور اجتہاد کی شان رکھتے تھے، اسی طرح وہ وقت کے جلیل الشان مجدد بھی تھے، ندوی صاحب نے اس کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

''شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے اسلام کی تاریخ دعوت وعزیمت میں جو اہم کارنامہ انجام دیا ہے وہ اگر چہ بہت سے علمی وعملی شعبوں اور پہلوؤں پر حاوی ہے لیکن اس کو چار حصوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے جو ان کی تاریخ اصلاح وتجدید میں خصوصی اہمیت رکھتے ہیں'' [تاریخ دعوت وعزیمت، ج:۲، ص:۱۸۹]

ندوی صاحب، ابن تیمیہ کے شاگرد رشید ابن قیم جوزیہ کی وسعت علمی کا اعتراف

کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اس وقت آسمان کے نیچے ان سے زیادہ وسیع العلم آدمی نظر نہیں آتا'' [تاریخ دعوت وعزیمت، ج:۲،ص:۳۴۷]

فتاویٰ رشیدیہ میں ابن قیم جوزیہ کو بھی امام تسلیم کیا گیا ہے۔[فتاویٰ رشیدیہ،ص:۱۴۰]

اس گفتگو سے یہ حقیقت واشگاف ہوگئی کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم جوزیہ، علمائے دیوبند کے نزدیک مجتہد، امام، صاحب کشف ومعرفت بزرگ اور مجدد ہیں۔ درودوسلام کے باب میں ابن تیمیہ اور ابن قیم نے ایسے کلمات استعمال کیے ہیں جن سے یکبارگی لاکھوں، کروڑوں درودوسلام بھیجے جانے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ شہادت کے طور پر ان کی کتابوں میں مذکور درودوسلام کے یہ کلمات دیکھے جاسکتے ہیں۔

ابن تیمیہ کے کلمات

ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''**شرح العمدہ**'' میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''**عن عبد الله، أنه كان يقول : لبيك عدد التراب**'' یعنی مٹی کے ذرات کی تعداد کے برابر ''**لبیک**''۔[شرح العمدہ، ج:۲،ص:۵۸۸،شاملہ]

ذیل کے نصوص بھی شہادت کے طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

''**صلی الله علیه و علیٰ آله واصحابه صلاة دائمة الیٰ یوم لقائه وسلم تسلیما**'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا درودوسلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر، روز قیامت تک ہمیشہ نازل ہوتا رہے۔[رفع الملام عن الائمۃ الاعلام، ج:۱،ص:۹،مکتبہ شاملہ]

''**والسلام علی النبی ورحمة الله و برکاته افضل تحیة واحسنها واولاها وابرکها واطیبها وازکاها صلاة و سلاما دائمین الی یوم التناد باقیین بعد ذالک ابدا رزقا من الله ما له من نفاد**'' ترجمہ: سب سے افضل، سب سے بہتر، سب سے اولیٰ، سب سے سے زیادہ بابرکت اور سب سے زیادہ طیب وطاہر دائمی درودوسلام قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہے، اس کے بعد بھی یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طور پر باقی رہے

کہ کبھی ختم نہ ہو پائے [الصارم المسلول، ج:۱،ص:۹،مکتبہ شاملہ]

"**والصلاة والسلام على سيد المرسلين كل وقت و حين**" ترجمہ: رسولوں کے سردار، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، ہر وقت ہر لمحہ درود وسلام نازل ہو۔[اقتضاء الصراط المستقیم، ج:۱،ص:۴۶۸،مکتبہ شاملہ]

"**صلواته على محمد وآله الطاهرين واصحابه اجمعين**" ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی طیب وطاہر آل اور تمام صحابہ پر اللہ تعالیٰ کے درود نازل ہوں۔[الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ج:۱،ص:۶۵،مکتبہ شاملہ]

"**صلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا**" ترجمہ: ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر اللہ تعالیٰ کا خوب خوب درود وسلام ہو۔[رسالۃ فی دخول الجنۃ، ج:۱،ص:۱۵۲/درء تعارض العقل والنقل، ج:۱،ص:۷/ بیان تلبیس الجھمیۃ، ج:۱،ص:۳/بغیۃ المرتاد، ج:۱،ص:۵۳۱/السیاسۃ الشرعیۃ، ج:۱،ص:۱۱]

ابن قیم جوزیہ کے کلمات

"**صلى الله و سلم على سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه مدة ذكر الذاكرين وسهوة الغافلين**" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو، ہمارے آقا ومولیٰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر، جب تک ذکر کرنے والے ذکر کرتے رہیں اور غفلت کرنے والے غفلت میں رہیں۔[نقد المنقول، ج:۱،ص:۱۳۳/المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ج:۱،ص:۱۵۵،مکتبہ شاملہ]

"**صلى الله على محمد عدد ما ذكره الذاكرون و عدد ما غفل عن ذكره الغافلون**" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ذکر کرنے والوں اور ذکر سے غفلت برتنے والوں کی تعداد کے برابر درود نازل ہو۔(درحقیقت درود شریف کے یہ پاکیزہ کلمات امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ہیں، ابن قیم جوزیہ نے اپنی کتاب "جلاء الافہام" میں انہیں نقل کیا ہے۔)[جلاء الافہام، ج:۱،ص:۳۱۲،شاملہ]

"**عليه صلوات الله و سلامه عدد ما خلق في السماء و عدد ما**

خلق فی الأرض وعدد ما بینهما و عدد ما هو خالق ''ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آسمان ، زمین اور دونوں کے درمیان کی تمام موجودہ اور آئندہ مخلوقات کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔ [مفتاح دار السعادۃ، ج:۲، ص:۸۹، مکتبہ شاملہ]

''**صلی اللہ علیہ صلاۃ تملأ اقطار الارض والسماء و سلم تسلیما کثیرا** ''ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا اتنا زیادہ درود وسلام ہو، جو آسمان وزمین کو بھر دے۔ [طریق الہجرتین، ج:۱، ص:۹، شاملہ]

''**صلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه و سلم تسلیما کثیرا ابدا الی یوم الدین** ''ترجمہ: ہمارے نبی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور صحابہ پر روز جزا تک ہمیشہ، اللہ تعالیٰ کا بے شمار درود وسلام نازل ہوتا رہے۔ [زاد المعاجر، ج:۱، ص:۷۷، رالتبیان فی اقسام القرآن، ج:۱، ص:۲۷۰، مکتبہ شاملہ]

قاضی شوکانی

قاضی شوکانی صاحب جملہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک ایک بلند پایہ عالم اور مسلم الثبوت امام ہیں۔ انہوں نے بھی درود وسلام کے ایسے کلمات استعمال کیے ہیں جو اس بات پر واضح دلیل ہیں کہ یکبارگی بے شمار درود وسلام بھیجنا جائز ہے۔ شہادت کے طور پر ان کی کتاب ''تحفۃ الذاکرین'' کی یہ عبارت دیکھی جا سکتی ہے۔

''**صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آله عدد ما ذکره الذاکرون و غفل عن ذکره الغافلون** '' ترجمہ: ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر ذکر کرنے والوں اور ذکر سے غفلت برتنے والوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔ [تحفۃ الذاکرین، الباب العاشر، ج:۱، ص:۳۶۳، شاملہ]

بحمدہٖ تعالیٰ اس قادری فقیر نے کثیر دلائل وشواہد سے یہ ثابت کر دکھایا کہ بارگاہ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں یکبارگی لاکھوں، کروڑوں درود وسلام بھیجنا جائز ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس تعداد کے مطابق ثواب بھی عطا فرماتا ہے

باسمہ تعالیٰ و تقدس

کلفتوں کو راحتوں میں، درد و کرب کو ساز و طرب میں، غم و اندوہ کو فرحت و انبساط میں اور شر و شقاوت کو خیر و سعادت میں بدلنے والے مستند درودوں کا ایک پر کیف اور حسین گلدستہ

بنام

گنجینۂ درود

﴿مؤلف﴾

مفتی محمد عارف حسین قادری مصباحی

استاذ: جامعہ مخدومیہ سراج العلوم، جاج مئو، کان پور، یوپی

و

ڈائریکٹر: شعبۂ تحقیق و افتا

ناشر: مکتبہ سراج ملت

جامعہ مخدومیہ سراج العلوم، آستانہ عالیہ: حضرت قاضی سراج الدین (دادا میاں) جاج مئو، کان پور

﴿ کچھ مخصوص درود اور ان کے فضائل ﴾

☆جنت میں لے جانے والا درود☆

"**القول البدیع**" میں ہے: کہ حضرت عبداللہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا، عرض کیا: حضور! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، فرمایا: مجھ پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا، مجھے بخش دیا، دلہن کی طرح آراستہ کر کے مجھے جنت بھیجا گیا اور جنتی پھول نچھاور کیے گیے، عرض کیا: اس عزت افزائی کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: میں نے اپنی کتاب "**الرسالہ**" کے فلاں صفحہ پر ایک درود شریف لکھا ہے، اسی کا یہ اجر ہے۔ بیدار ہونے کے بعد عبداللہ بن حکم نے جب کتاب کھولی، تو یہ درود شریف لکھا ہوا تھا۔

﴿ "**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ**" ﴾ [القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۲۵۱]

تنبیہ: صرف اسی پر تکیہ اور بھروسہ کر کے فرائض وواجبات کو ہرگز ہرگز ترک نہ کریں، بلکہ اگر مقدر یاوری کرے تو ہر نماز کے بعد گنبد خضریٰ کی جانب رخ کر کے ادب کے ساتھ بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سو بار، اس سے زیادہ یا کم اس درود کو پڑھ لیں، رب العالمین کی رحمت سے امید قوی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ بھی وہی سلوک فرمائے گا، جو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فرمایا ہے۔

☆رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرانے والا درود☆

﴿ "**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ**" ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: **من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسدہ فی الاجساد و علی قبرہ فی القبور رآنی فی منامہ، و من رآنی فی منامہ رآنی یوم القیامۃ، و من رآنی**

یوم القیامۃ ، شفعت لہ ،و من شفعت لہ شرب من حوضی و حرم اللہ جسدہ علی النار " **ترجمہ**: جوروحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پرارواح میں، جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں ،درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا، مجھے قیامت میں بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا، میں اس کی شفاعت فرماؤں گا ،اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پیے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے بدن پر دوزخ حرام فرمائے گا۔ [الدرالمنظم لابی القاسم ،القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ،ص:۵۲]

☆فرض نماز کے بعد یہ آیتیں اور درود شریف پڑھیں☆

جب فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو ان آیات کریمہ کی تلاوت کریں:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ [سورۃ التوبہ: آیت:۱۲۸]

ان آیاتِ بینات کی تلاوت کے بعد یہ درود شریف تین بار پڑھیں:

﴿"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ"﴾

فائدہ: ابوموسیٰ مدینی، عبدالغنی اور ابن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا بیان ہے کہ ہم لوگ ایک دن ابو بکر بن مجاہد کے پاس بیٹھے تھے، اسی درمیان مجلس میں حضرت شبلی رحمہ اللہ کی آمد ہوئی، حضرت ابو بکر استقبال کے لیے کھڑے ہوئے ،ان سے معانقہ کیے اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیئے ، یہ منظر دیکھ کر ہم لوگوں نے عرض کیا: آپ شبلی کے ساتھ یہ رویہ اختیار کرتے ہیں، جب کہ آپ اور جملہ علمائے بغداد انہیں مجنوں کہتے ہیں، فرمایا: میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شبلی کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس لیے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایک شب یہ دیکھا کہ شبلی کی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر حاضری ہو رہی ہے، اور حضور ان کے احترام کے لیے کھڑے ہوئے ہیں اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے رہے ہیں، عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شبلی کے کس عمل خیر کا اجر ہے؟ فرمایا: شبلی کا معمول یہ ہے کہ وہ فرض

نماز کے بعد یہ آیتیں پڑھتا ہے: "لقد جائکم رسول، الآیۃ اور اس کے بعد تین بار یہ درود شریف پڑھتا ہے: "صلی اللہ علیک یا محمد"۔[القول البدیع، ص:۲۵۲]

☆مغفرت کے لیے یہ درود پڑھیں☆

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مقبول زمانہ تصنیف "القول البدیع" میں امام بیہقی کے حوالے سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ واقعہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد وفات ایک شخص نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا، تو عرض کیا: حضور! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ فرمایا: مجھے بخش دیا، عرض کیا: کس عمل خیر کی وجہ سے؟ فرمایا: ان پانچ کلمات کی بدولت، جن سے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا تھا، عرض کیا گیا: وہ پاکیزہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا: وہ کلمات یہ ہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِیْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ﴾،،[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۲۵۱]

☆غیبت سے بچنے کے لیے یہ درود پڑھیں☆

﴿"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ"﴾

حضرت سیدنا خضر و حضرت سیدنا الیاس علی نبینا و علیہما الصلاۃ والسلام سے روایت ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی محفل میں بیٹھنے سے پہلے اور اس سے اٹھنے کے وقت یہ درود شریف پڑھے، تو وہ کسی شخص کی غیبت نہیں کرے گا ،اور نہ ہی دوسرے لوگ اس کی غیبت کریں گے۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۱۳۸]

☆جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو، وہ یہ درود شریف پڑھتا رہے☆

﴿"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ"﴾

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو، وہ یہ درود پڑھے تو اسے صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ [القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۱۳۲]

☆ یہ درود شریف پڑھنے سے، اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی ☆

﴿ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" ﴾

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ،سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [مذکور درود شریف سے متعلق] فرمایا: جو شخص یہ درود شریف پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ [اس حدیث کو کثیر محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے، ان میں سے چند نام یہ ہیں: (۱) امام بزار (۲) امام احمد بن حنبل (۳) امام طبرانی، معجم کبیر اور معجم اوسط میں (۴) قاضی اسماعیل (۵) علامہ ابن ابی الدنیا (۶) امام منذری۔ **رضی اللہ تعالیٰ عنہم**] [القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۵۱]

☆ اس درود شریف کو پڑھنے والا شفاعت کا حقدار ہے ☆

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَکُوْنُ لَهُ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" ﴾

"**القول البدیع**" میں ہے: جو شخص اس درود شریف کو سات جمعہ میں پڑھے اور ہر جمعہ میں سات سات بار ورد کرے، وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کا حقدار ہو جائے گا۔ [القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۵۷]

☆ اس درود کو پڑھنے سے رزق میں برکت ہوگی ☆

﴿ "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" ﴾

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اس بات کی خواہش ہو، کہ اللہ تعالیٰ اسے رزق کثیر عطا کرے، تو اسے چاہئے کہ یہ درود شریف ورد زبان رکھے۔(امام ابن عدی، امام نسائی، امام ابن عبدالبر۔ **رضی اللہ تعالیٰ عنہم** نے اس حدیث پاک کی تخریج کی ہے)[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۵۳]

☆جو شخص قیامت کے دن حوض کوثر سے کامل جام پینا چاہے، وہ یہ درود پڑھے☆

﴿"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَ مُحِبِّيْهِ وَ اُمَّتِهٖ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"﴾

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: جو شخص بروز قیامت حوض کوثر سے کامل جام پینا چاہے، وہ یہ درود شریف پڑھے۔(اس حدیث کی تخریج قاضی عیاض مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے اور ابن بشکوال نے ابوالحسن بن کرخی سے روایت کی ہے)[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۵۵]

☆جو اقامت کے وقت یہ درود شریف پڑھے، اسے حور ملے گی☆

﴿"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَمِعَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ"﴾

حضرت یوسف بن اسباط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ جو شخص یہ درود اقامت کے وقت پڑھے، اس کا حوران جنت سے نکاح کر دیا جائے گا۔[القول البدیع، ص:۱۷۹]

☆کسی پر تہمت لگے اور وہ بری ہو تو یہ درود پڑھے☆

﴿"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَاتِكَ شَيْئٌ وَ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْئٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْئٌ"﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا، جس پر اونٹ چوری کرنے کی تہمت لگائی گئی تھی، بارگاہ رسالت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور اس کے خلاف گواہی بھی دے ،[ظاہر احوال کو دیکھتے ہوئے] حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمایا، وہ متہم شخص اسی درود کا ورد کرنے لگا جو اوپر مذکور ہوا، اونٹ کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی، اور بارگار رسالت مآب میں یوں گویا ہوا" **یا محمد! انه برئي من سرقتي** "حضور! اس نے مجھے چوری نہیں کیا ہے۔ حضور نے فرمایا: ہے کوئی؟ جو اس شخص کو بلا کر لائے، مسجد میں تشریف فرما ستر صحابۂ کرام دوڑے اور اس کو بارگا نبوت میں پیش کیے ،حضور نے استفسار فرمایا: تم نے کون سی چیز پڑھی؟ کہ اونٹ تکلم نوا ہو گیا، انہوں نے اس درود کے بارے میں عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ [اس درود کی برکت سے] فرشتے مدینہ طیبہ کی گلیوں کو ہر طرف سے گھیر لیے۔ پھر اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں یہ مژدۂ جانفزا بھی سنایا کہ پل صراط سے گزرنے کے وقت تمہارا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا ۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۲۳۹]

☆سیلاب زدہ لوگ اس درود شریف کو کثرت سے پڑھیں☆

﴿" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ "﴾

امام فاکہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف" **الفجر المنیر** "میں بیان فرمایا: کہ شیخ صالح موسیٰ ضریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" بحر ملح" میں ایک کشتی پر سوار تھے ،اچانک ہوا شدت کے ساتھ چلنے لگی، محسوس ہو رہا تھا کہ کشتی پلٹ جائے گی، اسی کشمکش میں آغوش نیند میں چلے گئے، بخت خفتہ کا خوابیدہ ستارہ جگمگا اٹھا، اور دیدار مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوئے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تمام کشتی والوں سے کہو! یہ درود شریف ہزار بار پڑھے [جو درود اوپر مذکور ہوا یعنی درود

مُنجِیْنا]۔شیخ صالح موسیٰ کہتے ہیں: کہ بیدار ہونے کے بعد میں نے لوگوں کوخواب سے آگاہ کیا، اور سب درود شریف پڑھنے میں مصروف ہو گیے، ابھی تین سو بار بھی درود شریف نہیں پڑھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف کی برکت سے ہم سب کو نجات عطا فرمایا۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۲۲۰]

☆ یہ درود شریف پڑھنے سے دس ہزار ثواب ملے گا ☆

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ، عَدَدَ مَا مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ، مَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَ مَنْ شَقِیَ صَلَاۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ، وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاۃً لَا غَایَۃَ لَھَا، وَلَا اِنْتِھَاءَ وَ لَا اَمَدَ لَھَا وَ لَا اِنْقِضَاءَ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ کَذَالِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ ﴾

امام سخاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کہ مصر میں ابوسعید خیاط نامی ایک پاک طینت اور نیک خصلت شخص رہتا تھا، ان کی عادت کریمہ یہ تھی کہ نہ کبھی عورتوں سے مخالطت کرتے اور نہ ہی کسی مجلس میں بیٹھتے، پھر وہ ابن رشیق نامی ایک شخص کی مجلس میں تسلسل کے ساتھ بیٹھنے لگے، لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی، تو فرمایا: میں خواب میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، تو حضور نے فرمایا: ابن رشیق کی مجلس میں بیٹھو، اس لیے کہ اس مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا ہے۔[ابن رشیق کے درود کے پاکیزہ کلمات وہی تھے جو اوپر نقل کیے گیے ہیں]

نیز امام سخاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ اس درود کا ثواب دس ہزار ہے۔[القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، ص:۶۰/جذب القلوب الی دیار المحبوب مترجم، ص:۳۵۱]

☆ جو یہ درود شریف پڑھے گا، اس کے لیے ستر فرشتے ☆
☆ ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھیں گے ☆

﴿ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ " ﴾

"المعجم الکبیر" میں ہے: جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا، اس کے لیے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اس کی تخریج ابو نعیم نے "حلیہ" میں، ابن شاہین نے "ترغیب" میں اور امام سخاوی نے "القول البدیع" میں کی ہے۔ [المعجم الکبیر، ج:۱۱، ص: ۱۶۵، حدیث: ۱۱۵۰۹/ القول البدیع، ص: ۵۲]

☆اس درود کو پڑھنے سے اسّی [۸۰] برس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے☆

﴿ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا" ﴾

شیخ محقق حضرت علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "جذب القلوب" میں "شرح منہاج" کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حسن سے ثابت ہے کہ جو شخص اس درود کو [جو اوپر مذکور ہوا] جمعہ کے دن پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اسّی برس کے گناہ بخش دے گا۔ [جذب القلوب الی دیار المحبوب مترجم، ص: ۳۳۹]

☆جو شخص یہ درود پڑھے گا، وہ دنیا میں رہ کر جنت میں اپنا گھر دیکھ لے گا☆

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ " ﴾

علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فرمایا: کہ حدیث میں آیا ہے جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ اس درود کو پڑھے گا، جب تک اپنی جائے نشست جنت میں نہ دیکھ لے گا، دنیا سے خالی نہیں اٹھایا جائے گا۔ [جذب القلوب الی دیار المحبوب مترجم، ص: ۳۳۸]

☆یہ درود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند ہے☆

﴿ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَ ھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ" ﴾

"جذب القلوب" میں اس درود شریف کے بارے میں یہ لکھا ہے: کہ ایک شخص دربار رسالت مآب میں کافی مقبول تھا، مدینہ منورہ اس کی حاضری ہوئی تو یہی درود ہمہ وقت پڑھتا رہتا تھا، جب مدینہ طیبہ سے سفر کرنے لگا تو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند دن اور ٹھہر جاؤ، ہم کو تیرا یہ درود پسند آگیا ہے۔ [جذب القلوب مترجم، ص: ۳۵۳]

مصادر و مراجع

1	قرآن حکیم	خدائے واحد، حی، قیوم کا کلام ازلی
2	کنزالایمان ترجمۂ قرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین رمرتبین

کتب تفسیر

3	الدرالمنثور	علامہ جلال الدین سیوطی
4	روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمد آلوسی حنفی
5	تفسیر حقی	علامہ اسماعیل حقی
6	تفسیر ثعالبی	علامہ عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف ثعالبی
7	تفسیر ابن کثیر	حافظ عماد الدین ابن کثیر
8	تفسیر طبری	محمد بن جریر بن یزید ابوجعفر طبری
9	التبیان فی تفسیر القرآن	شہاب الدین احمد بن محمد ہائم شافعی مصری
10	فتح القدیر بین فنی الروایۃ	محمد بن علی شوکانی

کتب احادیث

11	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری
12	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
13	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث
14	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب
15	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید، ابن ماجہ
16	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان بن احمد تیمی بستی
17	صحیح ابن خزیمہ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ

18	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی
19	مصنف ابن ابی شیبہ	ابو بکر عبداللہ بن ابی شیبہ
20	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل
21	کنز العمال للمتقی	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی
22	المعجم الکبیر	حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
23	المعجم الاوسط	// // //
24	المعجم الصغیر	// // //
25	المستدرک للحاکم	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری
26	الادب المفرد	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
27	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی
28	جمع الجوامع	امام جلال سیوطی
29	موارد الظمآن	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی
30	فیض القدیر	امام جلال الدین سیوطی
31	الاذکار النوویہ	امام یحیی بن شرف نووی
32	الترغیب والترھیب	امام منذری
33	مشکاۃ المصابیح	شیخ ولی الدین تبریزی
34	القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع	امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی
35	الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع	خطیب ابو بکر بغدادی
36	عمل الیوم واللیلۃ	امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب
37	عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی	امام ابن سنی
38	شعب الایمان	

39	السنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی
40	اتحاف السادۃ	علامہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ زبیدی حنفی
41	جامع الاحادیث	علامہ جلال الدین سیوطی
42	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی

کتب حنفیہ

43	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی
44	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار شرنبلالی
45	حاشیۃ الطحطاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحاوی
46	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان معروف بہ ملا علی قاری
47	عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی
48	فتاویٰ افریقیہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری

کتب شافعیہ

49	نھایۃ المحتاج	شیخ الاسلام زکریا انصاری شافعی
50	احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی
51	بغیۃ المستر شد	شیخ عبدالرحمن محمد بن حسین
52	حاشیۃ المغربی	علامہ احمد بن عبدالرزاق مغربی شافعی
53	الفتاویٰ الفقھیۃ الکبریٰ	امام ابن حجر ہیتمی
54	الابھاج فی شرح المنھاج	علامہ تقی الدین ابوالحسن علی خزرجی
55	النووی علی الصحیح لمسلم	امام یحییٰ بن شرف نووی
56	حاشیۃ قلیوبی	شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامہ قلیوبی
57	فتاویٰ حدیثیہ	امام ابن حجر مکی

کتب مالکیہ

58	شرح میارہ	شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن احمد میارہ
59	الاستذکار	امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر
60	حاشیۃ الصاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی
61	البہجۃ فی شرح التحفۃ	ابوالحسن علی بن عبدالسلام تسولی
62	منح الجلیل	علامہ محمد علیس مالکی

کتب حنابلہ

63	الانصاف	علامہ علاء الدین علی بن سلیمان مرداوی دمشقی
64	الکافی فی فقہ حنبل	شیخ الاسلام موفق الدین ابوعبداللہ احمد
65	عمدۃ الفقہ	شیخ الاسلام موفق الدین ابوعبداللہ احمد
66	مطالب اولی النہی	علامہ مصطفیٰ سیوطی رحیبانی

سیرت ومتفرقات

67	المنتقی من مدائح الرسول	شیخ جمال الدین ابوزکریا صرصری
68	المواھب اللدنیہ	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی
69	المجموعۃ النبہانیۃ	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی
70	قصیدۃ بردہ	امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری
71	وفاء الوفاء	علامہ نورالدین علی بن احمد سمہودی
72	مولد النبی	امام ابن حجر ہیتمی
73	سبل الھدیٰ والرشاد	علامہ محمد بن اثیر جزری
74	الانوار فی شمائل النبی المختار	امام محی السنۃ حسین بن مسعود بغوی
75	الشکر	علامہ ابن ابی الدنیا

76	الھواتف	علامہ ابن ابی الدنیا
77	جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
78	الدرالمنظم	علامہ ابوالقاسم
79	الخیرات الحسان فی ترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان	امام احمد بن محمد بن علی ہیتمی
80	الفجرالمنیر	امام فاکہانی
81	التربیۃ الاسلامیۃ	بغداد سے شائع ہونے والا ایک رسالہ
82	حدائق بخشش	مجدد اعظم امام احمد رضا قادری برکاتی

کتب ابن تیمیہ

83	رفع الملام عن الأئمۃ الاعلام	84	اقتضاء الصراط المستقیم
85	الامر بالمعروف والنھی عن المنکر	86	درء تعارض العقل والنقل
87	بیان تلبیس الجھمیۃ	88	السیاسۃ الشرعیہ
89	الصارم المسلول	90	رسالہ دخول فی الجنۃ
91	بغیۃ المرتاد	92	شرح العمدۃ

کتب ابن قیم جوزیہ

93	التبیان فی اقسام القرآن	94	مفتاح دار السعادۃ
95	طریق الھجرتین	96	نقد المنقول
97	المنار المنیف فی الصحیح والضعیف	97'98	زاد المعاد/جلاء الافہام

متفرقات

99	الخطب المنبریہ	محمد بن عبدالوہاب نجدی
100	تحفۃ الذاکرین	قاضی شوکانی
101	تاریخ دعوت وعزیمت	مولانا ابوالحسن ندوی
102	السلسلۃ الصحیحۃ	ناصرالدین البانی

﴿مصنف کتاب۔ ایک نظر میں﴾

از: مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خواجہ محمد مشتاق احمد نظامی صاحب
صدر المدرسین الجامعۃ المخدومیہ سراج العلوم، جاج مئو، کان پور

مؤلف کا نام: محمد عارف حسین

والد کا نام: محمد ابوالکلام (مرحوم)

تاریخ پیدائش: ۱۴/اگست ۱۹۸۹ء

مقام ولادت: تال چھوا، ڈاک خانہ کونیہ بھیٹہ، گوال پوکھر، اتر دیناج پور، مغربی بنگال

بیعت و ارادت: ۲۰۰۴ء میں صدر العلما عمدۃ المحدثین حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر جامعہ حفیظیہ سراج العلوم، راسا کھوا بازار کے جلسۂ دستار بندی کے موقع پر بیعت ہوئے۔

ابتدائی تعلیم: الجامعۃ الحفیظیہ سراج العلوم، راسا کھوا بازار، اتر دیناج پور، بنگال

سند فراغت فضیلت و تحقیق: فضیلت: ۲۰۰۹ء، تخصص فی الفقہ: ۲۰۱۱ء بہ موقع عرس حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)

اساتذہ: اساتذۂ جامعہ حفیظیہ: (۱) فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار علی رشیدی مصباحی، بانی جامعۃ الزہرا (۲) شعیب العلما حضرت علامہ مفتی شعیب عالم قادری نعیمی صاحب (۳) حضرت علامہ شمیم احمد مصباحی صاحب (۴) حضرت منشی نور الہدیٰ صاحب (۵) حضرت منشی محمد قمر الہدیٰ صاحب (۶) ماسٹر محمد فاروق اعظم صاحب۔

اساتذۂ جامعہ اشرفیہ: (۱) خیر الاذکیا عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ (۲) محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی صاحب قبلہ (۳) نصیر ملت حضرت علامہ نصیر الدین عزیزی صاحب قبلہ (۴) سراج الفقہا محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی صاحب قبلہ (۵) فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد معراج القادری مصباحی صاحب قبلہ (۶) جامع معقول ومنقول حضرت علامہ

محمد صدر الوریٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ (۷) ادیب شہیر حضرت علامہ نفیس احمد مصباحی صاحب قبلہ (۸) عمدۃ الفقہا حضرت علامہ مفتی بدر عالم صاحب مصباحی۔

تدریسی خدمات: ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۳ء، دار العلوم قادریہ گلشن برکات، گونڈہ، یوپی/ ۲۰۱۴ء تا ۲۰۱۶ء، دار العلوم قادریہ نوریہ قادری نگر، سون بھدر، یوپی/ ۲۰۱۶ء تا حال، الجامعۃ الحنفیہ ومیہ سراج العلوم دادامیاں، جاج مئو، کانپور، یوپی

علمی آثار: (۱) فضائل رمضان (غیر مطبوعہ) (۲) اصلاح معاشرہ کے چند رہنما اصول (غیر مطبوعہ) (۳) تنویرات در رد تعلیمات (۴) تعلیمات امدادیہ (۵) فتاویٰ ذوالفقاریہ (۶) فتاویٰ شعیبیہ۔ ترتیب، تخریج تحشیہ۔ (۷) اصول میراث احادیث کی روشنی میں

مشاغل: درس وتدریس، افتا وقضا، تحقیق وتدقیق، سماجی تحریک، اصلاح معاشرہ، تنظیم اصلاح المسلمین، تنظیم فروغ ادب اور مجلس خیر خواہ کا قیام اور ان تنظیموں کے اہتمام میں مختلف عناوین پر ایک درجن سے زائد پمفلٹ اور اشتہارات کی اشاعت، تربیت طلبہ، مطالعۂ کتب۔

ویسے تو قبض علم کے عام ظاہرے سے قرب قیامت کا احساس روز بروز گہرا ہوتا جا رہا ہے، مگر موصوف جیسے درّاک اور متدین علما کو دیکھ کر دنیا اور قیامت کے درمیان ابھی کافی فاصلہ باقی ہونے کا احساس غالب ہو جاتا ہے۔ عصر حاضر میں علم کے ساتھ عمل، فقہ کے ساتھ تدبیر، تدریس کے ساتھ تقریر، خطابت کے ساتھ اعلیٰ اخلاق اور تعلیم کے ساتھ نفسیاتی تعلیم کے درمیان کا ٹوٹتا ہوا رشتہ، جہاں بہت مضبوط نظر آتا ہے، وہ موصوف کی ذات ہے۔ قد کے لحاظ سے درمیانہ، مگر علمی بلندی کے اعتبار سے ہمالیائی شان، الفاظ کے بست وکشاد میں دلائل کے انبار اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ خالص مدرسیائی تعلیم کے باوجود تحریر میں عصری اسلوب کی مکمل رعایت، جدید تقاضوں کے مطابق حوالہ جات سے اپنی بات کو مبرہن کرنا ان سب پر مستزاد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆